دلکش اسلامی نغمے

ستّر نظموں کا مجموعہ

انور یوسفی

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریۃ، سونس

ستّر نظموں کا مجموعہ

انور یوسفی

ناشر

مرکز الدعوة الاسلامیہ والخیریة، سونس

سلسلۂ اشاعت نمبر [۲۶]

نام کتاب : ستّر [۷۰] نظموں کا مجموعہ

دلکش اسلامی نغمے

شاعر : انورؔ یوسفی

اشاعت : مارچ ۲۰۱۷ء

سرِ ورق : جاوید یوسف

کمپیوگرافی وطباعت : غزالی ٹائپ سیٹرس اینڈ پرنٹرس، ممبئی
Mob. : 9820822052
contact.ghazali@gmail.com

قیمت : ۱۰۰/روپئے

ناشر : مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ، سونس

ملنے کے پتے

۱) مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریۃ، بیت السلام کمپلیکس،
نزد المدینہ انگلش اسکول، مہاڈ ناکہ، کھیڈ،
ضلع: رتنا گیری۔415709،فون:02356-264455
ای میل:markazdawah.khed@gmail.com

۲) صوبائی جمعیت اہلِ حدیث، ممبئی
۱۴-۱۵، چونا والا کمپاؤنڈ، مقابل بیسٹ بس ڈپو، ایل بی ایس مارگ،
کرلا (ویسٹ)، ممبئی-۷۰،فون:022-26520077

فہرست

عنوان		صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان	

عنوان	صفحہ نمبر

عرضِ ناشر

۸۸-۱۹۸۷ء میں میری عمر ۱۳، ۱۴ رسال کی تھی۔ اس وقت میں آدرش ہائی اسکول کرجی میں زیر تعلیم تھا، چونکہ ہمارے گاؤں سونس میں اس وقت فل پرائمری یعنی ساتویں جماعت تک کی تعلیم کا انتظام تھا اسی لئے گاؤں کے تمام بچے عموماً اعلیٰ تعلیم کے لئے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع آدرش ہائی اسکول کرجی ہی جایا کرتے تھے۔

گاؤں میں ابتدائی درجات میں پڑھتے ہوئے ہم پابندی سے مکتب بھی جایا کرتے تھے جس میں قرآن مجید ناظرہ کے علاوہ وضو، نماز وغیرہ کا طریقہ اور دعائیں بھی سیکھتے تھے۔ اس وقت استاذ محترم عبدالواحد انورؔ یوسفی سے مکتب پڑھ چکا تھا مگر تعلقات زیادہ گہرے نہ تھے اور وہ عمر بھی بڑوں اور بزرگوں سے ڈرنے اور آنکھیں چراتے رہنے کی ہوتی ہے۔

آدرش ہائی اسکول میں اردو پڑھانے والے اساتذہ مجھ سے سینئر طالب علموں کے ساتھ مولانا انورؔ یوسفی کے نام بند لفافے میں کچھ دیا کرتے تھے۔ پھر دو تین روز بعد وہی لفافہ مولانا کسی طالب علم کے ساتھ واپس اساتذہ کو بھیج دیا کرتے تھے۔ اس وقت میں اسے محض خط وکتابت ہی سمجھتا تھا کیونکہ موجودہ سہولتیں (موبائل فون، لینڈ لائن فون واٹس ایپ وغیرہ) اس زمانے میں دیہاتوں میں بالکل ناپید تھیں۔

کچھ عرصہ بعد ہماری آٹھویں جماعت کے کلاس ٹیچر اور ڈرائنگ کے استاد اقبال احمد اقبالؔ کی ایک کتاب ''پہلی کرن'' چھپ کر آئی جو ان کی شاعری خصوصاً غزلوں کا مجموعہ تھا اور اس عمر میں مجھے شاعری سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس کتاب میں پروفیسر رشید آثار (فجندار کالج وہور) نے مولانا انورؔ یوسفی صاحب کا ذکر اقبالؔ سر کے

استاد کی حیثیت سے کیا ہے۔ پھر لفافوں کے آنے جانے کی کہانی سمجھ میں آئی۔

اسی طرح ہمارے ایک ساتھی کو بھی شاعری سے دلچسپی تھی وہ بھی کبھی کبھار کلام لکھتا تھا اور مولانا سے اصلاح لیا کرتا تھا لیکن نوعمر تھا۔ اردو ادب اور قواعد شاعری کے نشیب و فراز سے اچھی طرح واقف نہ تھا اسی لئے غلطیاں زیادہ کرتا تھا اور اس پر مولانا کا لال قلم بہت چلتا تھا جس سے وہ کافی کبیدہ خاطر ہو جایا کرتا تھا اور رفتہ رفتہ اس نے مولانا سے اصلاحی رابطہ ختم کر دیا۔ پتہ نہیں کہ اس نے شاعری سے دست برداری اختیار کر لی یا مشقِ سخن کا سفر جاری ہے۔

''پہلی کرن'' کے مطالعہ سے ہم جیسے بہت سے لوگوں کو علم ہوا کہ مولانا انور یوسفی جہاں ایک عالم دین، مصلح و مبلغ ہیں وہیں ایک اچھے شاعر بھی ہیں اور وہ کوکن کے کئی شعراء کے استاد بھی ہیں جن کے مجموعۂ کلام بھی شائع ہو چکے ہیں۔

ہمارے اسکول کے اساتذہ مولانا سے اردو ادب کے سلسلے میں کافی رہنمائی حاصل کیا کرتے تھے۔ ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ نصابی کتابوں میں جو غزلیں وغیرہ ہوتی تھیں ان کی تشریحات اور تقطیع وغیرہ جو ہمیں پڑھائی گئی ہیں وہ سب مولانا ہی کی مرہونِ منت ہیں۔

عمر میں پختگی آئی تو مولانا سے قربت بڑھی۔ ان کی شخصیت اور صلاحیت سے بھرپور استفادہ کا موقع ملا تو یہ بھی پتہ چلا کہ مولانا آکاش وانی ریڈیو رتنا گیری سے بھی منسلک رہے ہیں جہاں سے آپ کی تقریریں اور غزلیں وغیرہ بھی نشر ہو چکی ہیں۔ کوکن کے پرائمری اور ہائی اسکولوں میں مولانا کی منظوم حمد و نعت اور ترانوں کا بھی رواج ہو چکا تھا ہم خود اسکول میں جو دعائیں پڑھتے تھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مولانا کی تحریر کردہ ہیں۔ مشاعروں اور اسکول کے پروگراموں میں مولانا بحیثیت صدر/ جج شرکت کرتے تھے۔

اسکول میں سالانہ گیدرنگ میں ڈرامے اور مکالمے وغیرہ مولانا ہی لکھ کر اساتذہ کو دیا کرتے تھے۔ کوکنی زبان میں ڈرامے اور مزاحیہ شاعری بھی وہ بچوں کے لئے لکھا کرتے تھے جسے مشق و اصلاح کے بعد بچے بہترین انداز میں پیش کرتے تھے۔ کوکن کے مشہور و معتبر شاعر بدیع الزماں خاور (متوطن بانکوٹ مقیم داپولی، معلم نیشنل ہائی اسکول داپولی) سے بھی اچھے تعلقات تھے گرچہ وہ سید حسام الدین قادری کے

حلقۂ ارادت میں تھے۔ عالم و فاضل اور شاعر و ادیب ہونے کی وجہ سے وہ مولانا کی کافی عزت کرتے تھے اور کوکن کے نوآموز شعراء کو اصلاح سخن کے لئے مولانا کی طرف رجوع ہونے کا حکم اور مشورہ دیا کرتے تھے۔ مولانا کے تلامذہ کی بڑی فہرست ہے مگر اسے مولانا ظاہر نہیں کرنا چاہتے اور آج بھی کئی لوگوں کا کلام مولانا کے پاس بغرضِ اصلاح آیا کرتا ہے۔

اتفاق یہ ہے کہ بدیع الزماں خاورؔ کے ہونہار فرزند عابد امام ہمارے عزیز دوستوں میں سے ہیں جو بہت ہی ملنسار، خوش مزاج اور حلیم الطبع انسان ہیں۔ سماجی اور فلاحی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ خصوصاً لوگوں کی تعلیمی اور طبی امداد خود بھی کرتے ہیں اور لوگوں سے بھی کرواتے ہیں اور اپنے قول وعمل سے مسلک سلف کی دعوت بھی لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔

ماضی کی بات نکلی تو بات سے بات نکلتی گئی اور مولانا کی زندگی کے کچھ جہات کو قلمبند کرنے کا موقع ملا۔ مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریۃ سونس کے پلیٹ فارم سے مولانا ایک عرصہ سے دعوت وتبلیغ اور تصنیف وتالیف کا کام انجام دے رہے ہیں اور مرکز نے اب تک مولانا کی کئی گرانقدر کتابیں شائع کی ہیں جو مقبول خاص وعام ہیں۔ جس طرح مولانا نے نثر میں لوگوں کے لئے اصلاحی، تبلیغ اور جوابی کتابیں تصنیف کی ہیں اسی طرح نظم میں بھی مختلف اصناف میں آپ نے طبع آزمائی کی۔ جس طرح دین کی خدمت کے لئے اچھے علماء کا فقدان ہے اسی طرح اردو شاعری میں اچھے شعراء کرام کا وجود بھی خال خال ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ بھی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی شاعری کو پسند کرتے تھے۔ کئی بڑے بڑے امام اور عالم دین شاعر ہو گزرے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ بھی بہت بڑے شاعر تھے۔

وہ شاعری جو افراط وتفریط سے پاک ہو وہ قابل تعریف اور مستحسن ہے ورنہ وہی شاعری وبال جان اور گمراہی کا سبب بن جاتی ہے اور شعراء کی اکثریت حق و باطل کی تمیز نہیں کر پاتی خصوصاً نعت گوئی میں اس قدر مبالغہ کر جاتے ہیں کہ نبی ﷺ کو اللہ کے مقام پر فائز کر دیتے ہیں اور ان کے کلام میں کفر وشرک اور بدعات وخرافات کی ملاوٹ اور آمیزش ہوتی ہے۔

الحمدللہ مولانا انورؔ یوسفی کی شاعری ان سب خرافات سے پاک ہے۔

اس میں شرک و بدعت کا شائبہ تک نہیں ہے۔ غلط افکار اور معاشرتی برائیوں کے خلاف اسلامی تعلیمات کو منظوم پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔

ایک لمبے عرصے سے میں مولانا سے اپنا کلام مرتب کرنے کی فرمائش کرتا رہا کہ دیگر کتابوں کی طرح مولانا کا مجموعۂ کلام بھی مرکز ہی سے شائع ہو۔ ویسے دیگر ناشرینِ کتب بھی مولانا سے مجموعۂ کلام حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن انھوں نے یہ شرف مرکز الدعوۃ ہی کو بخشا۔ ہم ان کے ممنون و مشکور ہیں اور مولانا کے ستر نظموں کا مجموعہ ''دلکش اسلامی نغمے'' کے نام سے شائع کرنے پر ہمیں بڑی مسرت ہو رہی کہ اسکول کے بچوں کے لئے یہ ایک مستند اور شرک و بدعات سے پاک مجموعہ ہے۔

اس مجموعہ کلام پر ادیب شہیر ابوالعاص وحیدی اور مناظر اسلام رضاء اللہ عبدالکریم المدنی نیز فضیلۃ الشیخ عنایت اللہ مدنی (مبلغ صوبائی جمعیت اہل حدیث، ممبئی) نے گہرائی سے نظر ڈالی ہے اور اپنے تاثرات بھی پیش کئے ہیں۔ ہم تمام حضرات کے ممنون و مشکور ہیں۔

وعلیکم السلام

خادم العلم والعلماء

ابو محمد مقصود علاؤ الدین سین

ناظم مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریۃ،

سونس، کھیڈ، رتنا گیری

۱۵/ اپریل ۲۰۱۷ء

تقدیم

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الانبياء والمرسلين، نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين، و بعد:

کلام اور مافی الضمیر کی ادائیگی کے دو معروف طریقے ہیں: نثر اور نظم، دنیا کی تمام زبانوں میں منثور کلام منظوم پر غالب اور فہم کے لئے سہل' جبکہ منظوم کلام اپنے حسن و رعنائی اور تاثیر کے لئے معروف اور ضبط و اتقان کے لئے بسا اوقات زیادہ آسان ہوتا ہے۔

کتاب وسنت کے نصوص میں کہیں شعر گوئی اور شعراء کی مذمت کی گئی ہے تو کہیں شعر وشاعری کی مدح وستائش اور شعراء کی حوصلہ افزائی اور پذیرائی کی گئی ہے۔ شعر، شعر گوئی، شعر خوانی اور شعراء کی بابت مدح و ذم اور حسن و قبح کے یہ دونوں پہلو مطلق نہیں ہیں' بلکہ دراصل شعر میں بیان کردہ مضمون، اُس کی بحروں کے قافیہ وردیف میں ڈھلے ہوئے کلام، اُس سے مستنبط پیغام اور اُس سے بے جا دلچسپی اور مغلوبانہ وابستگی کے اعتبار سے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ سے علم شعر اور قرآن کریم کے منظوم جاذب کلام ہونے کی نفی کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

{وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ} [یس:٦٩]۔

نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے۔ وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

نیز مجرد شعراء کی حقیقت وکیفیت بیان کرتے ہوئے نیز شعرو شاعری کے شفاف اسلامی معیار کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ۭ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴿۲۲۷﴾ [الشعراء: ۲۲۴-۲۲۷]

شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعرایک ایک بیابان میں سرٹکراتے پھرتے ہیں۔ اوروہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ سوائے ان کے جوایمان لائے اورنیک عمل کیے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا اوراپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین پہلوؤں سے شعراء کی مذمت فرمائی ہے، البتہ ایمان باللہ، توحید باری تعالیٰ، عمل صالح، خوب ذکر الٰہی، اورحق اورحق پرستوں کے دفاع کرنے والے شعراء کواس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعروشاعری کو مستقل مشغولیت بنا لینے' بایں طورکہ اللہ کے ذکر سے غفلت کا سبب بن جائے' کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا" (صحیح بخاری ۶۱۵۴)۔

یقیناً تم میں سے کسی کے پیٹ کا بدبودار پیپ سے بھر جانا' اس بات سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے۔

چنانچہ امام مناوی رحمہ اللہ حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

"هذا الحديث محمول على التجرد للشعر بحيث يغلب عليه فيشغله عن القرآن والذكر، وقال القرطبي: من غلب عليه الشعر لزمه بحكم العادة الأدبية الأوصاف المذمومة وعليه يحمل الحديث "(فیض القدیر:5/ 259)۔

امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث شعروشاعری کے لئے فارغ ہونے پر محمول ہے' بایں طورکہ یہ چیز اس پر غالب ہوکراُسے قرآن اور ذکر الٰہی سے غافل کردے، اور امام قرطبی کہتے ہیں: جس پر شاعری غالب ہوجائے گی اُس پر ادبی عادت کے

پہلو سے بھی یہ مذموم اوصاف لازم آئیں گے، حدیث اسی پر محمول ہے''۔

یہی بات امام ابوعبید سلام رحمہ اللہ نے بھی فرمائی ہے۔(السنن الکبری للبیہقی (10 / 413 / 21146، وسنن أبی داود (4 / 302 / 5009)، نیز دیکھئے: غریب الحدیث للقاسم بن سلام (1 / 36)۔

نیز اس کی تائید صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ کے ترجمۃ الباب: ''بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الغَالِبَ عَلَى الإِنْسَانِ الشِّعْرُ، حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَالعِلْمِ وَالقُرْآنِ ''(باب: یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ انسان پر شعر اس قدر غالب ہو کہ اُسے ذکر الٰہی، علم اور قرآن سے غافل کردے) سے بھی ہوتی ہے۔(دیکھئے: صحیح البخاری 8 / 36)۔

جبکہ دوسرا پہلو شعر و شاعری اور شعراء کی پذیرائی، حوصلہ افزائی اور مدح وستائش کا ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متعدد احادیث میں اس پہلو کا تذکرہ موجود ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:''إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكَمًا ''(المستدرک علی الصحیحین للحاکم 3 / 710 / 6569، وصحیح البخاری (8 / 34 / 6145)، نیز دیکھئے: سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (4 / 309 / 1731)۔

یقیناً بعض بیان جادو کی طرح موثر ہوتے ہیں، اور بعض اشعار حکمتوں سے لبریز ہوتے ہیں۔

اسی طرح لبید کے شعر کی تعریف کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلُ ''

(صحیح البخاری 6147، ومسلم 2256)۔

کسی شاعر کی سب سے سچی بات وہ ہے جو لبید نے کہی تھی: خبردار! اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور فنا ہے۔

اسی طرح شاعر رسول حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں مائی عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

" كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَ حَسَّانَ مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (سنن أبي داود 5015، وترمذی 2846، نیز دیکھئے: الصحیحۃ 1657)۔

رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اُس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی ہجو کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روح القدس (جبریل) علیہ السلام حسان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں' جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے رہیں گے۔

اور صحیح بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

" يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ" (صحیح البخاری 453، و3212، و6152، ومسلم 2485)۔

اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو، اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ اِن کی حمایت فرما۔

خلاصۂ کلام اینکہ شعر وشاعری اگر کفر وشرک، الحاد و بد دینی، بدعات وخرافات، توہم پرستی، بدعقیدگی، جاہلی اخلاق واقدار، باطل پرستی کی نشر واشاعت، جھوٹ، دروغ گوئی، حق اور حق پرستوں کی ہجو گوئی، استہزاء وسخریہ، جذباتیت، فحاشی وبے حیائی، بداخلاقی وبدکرداری، تغزل، دیوانگی، فخر ومباہات، مبالغہ آرائی، سماع وقوالی، عشق ومحبت، اور صنف نازک کے حسن وشباب اور دلکشی ورعنائی کی عکاسی وغیرہ پر مشتمل ہو یا شعر وشاعری محض سیاسی بازیگری، مادہ پرستی اور ریاکاری کی بنیادوں پر کی جائے، تو از روئے شریعت مذموم اور بُری ہے، اور ایسے شعراء قابل مذمت ہیں، جبکہ اگر شعر وشاعری، توحید وسنت، سچے ایمان وعقائد، اعمال صالحہ، اخلاق کریمانہ کی ترغیب، دین اسلام، نبی رحمت، اور قرآن کریم کے دفاع، اہل ایمان و پرستاران سنت کی مدح وثنا، حق وصداقت، علم نافع اور محاسن

اسلام کی نشر واشاعت پر مشتمل ہوتو ممدوح ہے اور ایسے شعراء قابل مدح وستائش ہی نہیں بلکہ اپنے اخلاص وللٰہیت اور اعتدال وسنجیدگی کی بنیاد پر شعراء اسلام حسان بن ثابت، کعب بن مالک، عبداللہ بن رواحہ اور دیگر شعراء صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشن کا حسین امتداد شمار کئے جا سکتے ہیں۔

مذکورہ پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"الشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ"۔
(الأدب المفرد بالتعليقات (ص:465، برقم:865) والصحيحة:447 وصحيح الجامع 3733)۔

شعر گفتگو کے درجہ میں ہے، اچھا شعر اچھی بات جیسا ہے اور برا شعر بُری بات کی طرح۔

اسی طرح مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فرماتی تھیں:

"الشِّعْرُ مِنْهُ حَسَنٌ وَمِنْهُ قَبِيحٌ، خُذْ بِالْحَسَنِ وَدَعِ الْقَبِيحَ" (الأدب المفرد (ص:66 م، حدیث 866)، دیکھئے: صحیح الأدب المفرد (ص:322، نمبر 669)۔

کچھ شعر اچھے ہوتے ہیں اور کچھ بُرے، اچھا شعر لے لو اور برا چھوڑ دو۔

شعر گوئی دراصل انسان کے افکار ونظریات کی منظوم ترجمانی کا نام ہے، علم وتقویٰ، منہج وعقیدہ، سوچ وفکر، سیرت وکردار، زندگی کا سابقہ ولاحقہ، اور شغل وانشغال انسان کی شاعری پر پوری طرح اثر انداز ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ محض زبان وادب اور عروض وقوافی کے اصولوں سے واقف کار شاعر' جو اسلامی علوم سے کما حقہ ناواقف ہو' کی شاعری اسلامی قدروں سے خالی نظر آتی ہے، بلکہ بسا اوقات منہجی وفکری آزادی وآوارگی کا نمونہ ہوتی ہے، جبکہ شرعی علوم وفنون سے آراستہ اور عقیدہ ومنہج حق کی زندگی جینے والے شاعر کی شاعری توحید وسنت، علم ومعرفت، فکر ومنہج، محاسن اسلام اور اخلاق کریمانہ سے عبارت ہوا کرتی ہے، محدث عصر علامہ البانی رحمہ اللہ امام علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کے ذکر کردہ ایک شعر:

" الْعلم قَالَ الله قَالَ رَسُوله ... قَالَ الصَّحَابَة لَيْسَ بالتمويه "

(علم: اللہ نے فرمایا، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور صحابہ نے فرمایا،

کا نام ہے، تلبیس و چالبازی نہیں ہے)(الفوائد لابن القیم (ص: 105) پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”فالعلم إذن نأخذ من هذه الكلمة ومن هذا الشعر الذي نادراً ما نسمعه في كلام الشعراء لأن شعر العلماء هو غير شعر الشعراء، فهذا رجل عالم، ويُحْسِنُ الشعر أيضاً“(موسوعۃ الألبانی فی العقیدۃ 1/ 217)۔

ہم حقیقی علم اس بات اور اس شعر سے سمجھ سکتے ہیں جو ہمیں شعراء کے کلام میں نادر ہی سنائی دیتا ہے، کیونکہ ”علماء کی شاعری شعراء کی شاعری سے دیگر ہوا کرتی ہے“، چنانچہ یہ ایک علمی شخصیت ہے اور انہیں شاعری کا بھی اچھا ذوق ہے۔

بہر کیف زیر نظر ”دلکش اسلامی نغمے“ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے‘اس میں دونوں حُسنوں کا سنگم ہے‘ چنانچہ اس کے تخلیق کار شیخ عبدالواحد انور یوسفی حفظہ اللہ ہیں جو ایک طرف میدان علم ودعوت اور تصنیف وتالیف کے شہسوار ہیں تو دوسری طرف ایک آزمودہ کار، شستہ قلم اور پختہ نظر شاعر بھی ہیں، منہجی ودعوتی تقاضوں پر آپ کی متعدد علمی کتابیں مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ، کھیڑ، رتنا گری سے شائع ہو کر مقبول خاص وعام ہیں، جبکہ یہ آپ کا پہلا شعری مجموعہ ہے جو زیور طباعت سے آراستہ ہو رہا ہے، یہ مجموعہ پاکیزہ اور شفاف اسلامی نظموں پر مشتمل ہے‘ جس میں بڑی تعداد میں حمد ونعت ہیں جو تصوف ورہبانیت اور اسی طرح بے جا غلو آمیزی کی آلائشوں سے پاک ہیں، اس کے علاوہ بالخصوص بچوں کے لئے دیگر سہل مفید اور اسلامی تربیتی نظمیں ہیں، امید ہے کہ آپ کی دیگر تالیفات کی طرح یہ دلکش شعری مجموعہ بھی قدردانوں سے خراج تحسین حاصل کرے گا اور ملت کے لئے نفع بخش ثابت ہوگا، واللہ ولی التوفیق۔

عنایت اللہ حفیظ اللہ مدنی
شعبۂ نشر واشاعت
صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی

١٩/ ٤/ ٢٠١٧ء بروز بدھ
ممبئی

پاکیزہ شاعری

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على محمد سيد الانبياءوالمرسلين وعلى آله وصحبه اجمعين وعلى جميع من تبعهم باحسان الى يوم الدين ،اما بعد!

افکار وخیالات کے ابلاغ وترسیل کے مختلف ذرائع ہیں۔ان میں نثر اور نظم بہت اہم ،مفید اور موثر ہیں،نثر کا میدان بہت وسیع ہے، چنانچہ مذہبی وغیر مذہبی علوم ومعارف زیادہ تر نثر میں ہیں،نظم کا دائرہ اگرچہ محدود ہے لیکن سحر آفرینی واثر انگیزی کے اعتبار سے اس کا مقام نثر سے بڑھا ہوا ہے اس لئے اشعار میں موزونیت، ردیف وقافیہ کی رعایت اور موسیقیت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ انھیں یاد کرنا اور دیر تک محفوظ رکھنا بہت آسان ہوتا ہے۔

اصناف نظم میں حمد ونعت کو بڑی اہمیت حاصل ہے، چونکہ ان کا تعلق براہ راست عقیدے سے ہے،اس لئے دوسری اصناف نظم کے مقابلے میں حمد ونعت میں بڑے حزم واحتیاط کی ضرورت ہے اس سلسلہ میں تھوڑی سی بے احتیاطی سے پوری متاع دین ودانش برباد ہوجاتی ہے۔مگر حد درجہ افسوس ہے کہ یہ دونوں صنفیں قدیم وجدید شعراء کے یہاں حد درجہ مظلوم ہیں۔

حمد ونعت کے علاوہ دوسری اصناف نظم میں ضروری ہے کہ ایسی شاعری سے اجتناب کیا جائے جس سے اخلاقی قدریں پامال ہوں، بے حیائی کو فروغ ملے،اور شرافت کا دامن تار تار ہوجائے بلکہ مسلم شاعر کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اشعار کے ذریعہ کتاب وسنت کی تعلیمات اور صحیح دینی افکار وتصورات کی اشاعت کرے اور غیر اسلامی نظریات، بدعات وخرافات اور الحادی نظریات کی تردید کرے۔

قرآن کریم میں سورۃ الشعراء کے آخری رکوع میں عمومی طور پر شعراء کے

بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ فکر وخیال کے مختلف وادیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں اوران کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں ،لیکن ان شعراء کی مدح وتوصیف کی گئی ہے جو ایمان وعمل صالح سے متصف ہوتے ہیں اور بڑی جرأت کے ساتھ حق کا دفاع کرتے ہیں ،مولانا عبدالواحد انور یوسفی انھیں خوش نصیب شعراء میں شامل ہیں ، بلکہ وہ خالص اسلامی شعراء کے سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہیں۔

جناب انور صاحب کے اصرار پر میں نے ان کے اس شعری مجموعے پر نظرثانی کی ہے ،میں فن شاعری کے تمام اسرار ورموز سے واقف نہیں ہوں پھر بھی حسب ذوق میں نے کچھ حذف واضافے کئے ہیں ،بعض تعبیرات کی اصلاح کی ہے،اور ردیف وقافیہ وغیرہ کے تعلق سے بعض فنی خامیاں درست کی ہیں۔

اس شعری مجموعہ میں حمد ونعت کے علاوہ دوسری بہت سی نظمیں شامل ہیں ،اس کی مندرجہ ذیل خصوصیات سے میں خود متاثر ہوا ہوں ،امید کہ دوسرے قارئین بھی متاثر ہوں گے ان شاءاللہ۔

☆ حمدیہ ونعتیہ نظموں میں غیر اسلامی تصورات اورافراط وتفریط سے اجتناب کیا گیا ہے۔

☆ دوسری نظموں میں بھی انور صاحب کا دینی درد وسوز اورداعیانہ جذبہ نمایاں ہے۔

☆ تمام نظموں میں سلاست ،روانی ،دلکشی ،اوراثرانگیزی پائی جاتی ہے۔

☆ اس مجموعہ کی اکثر نظمیں سہل اور مانوس بحروں میں ہیں جو نغمگی کے لئے موزوں ہیں۔

☆ اس مجموعہ کی تمام نظموں کے الفاظ وتعبیرات بالکل صاف وشفاف اور واضح المعنی ہیں۔

ان تمام خصوصیات ومحاسن کے پیش نظر میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ شعری مجموعہ پاکیزہ اسلامی شاعری کا بہترین نمونہ ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ اہل علم اسے ضرور پسند کریں گے ،اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ اس پاکیزہ شاعری کو مقبول خواص وعوام بنائے اور محترم شاعر وناشر وغیرہ کو اجر عظیم سے نوازے۔(آمین)

دعا گو:

ابوالعاص وحیدی

استاذ صفا شریعت کالج ،ڈومریا گنج ، سدھارتھ نگر ، یوپی

ایک بیش بہا تحفہ

حمد و نعت اردو اصنافِ سخن میں آج بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ تمام بڑے شعراء نے غزل و نظم ہی کو اہمیت دی اگرچہ دو چار حمد و نعت پر مشتمل نظمیں بھی کہیں لیکن اردو شعراء کے یہاں اصل الاصول غزل ہی رہی۔

دورِ جدید میں حمد و نعت کو کافی شہرت ملی ہے اور متعدد شعراء کرام نے ان اصناف میں اچھا خاصا کلام چھوڑا ہے۔ اقبال سہیل، فضا ابن فیضی، عامر عثمانی، ماہر القادری، نعیم صدیقی، مست گنوری، اسلم کانپوری، حامد الانصاری انجم، ذاکر ندوی وغیرہ سینکڑوں شعراء کرام ہیں جنہوں نے حمد و نعت کو بڑے سلیقے سے سنوارا ہے۔

حمد باری تعالیٰ کا میدان بہت وسیع ہے۔ ساری کائنات اس کا موضوع ہوسکتا ہے۔ شاعر کا مطالعہ فطرت جس قدر وسیع ہوگا حمد میں اس قدر گہرائی، ندرت اور جدت آفرینی کا احساس ہوگا۔ رب کریم کے اسماء حسنیٰ، صفاتِ علیا کا بیان حمد کے دلکش مضامین کا خوبصورت مرقع ہوسکتے ہیں۔ حمد میں چند چیزوں کی رعایت کے علاوہ کوئی خاص پابندی بھی نہیں ہے۔ بندہ کی اپنے رب سے محبت جس قدر گہری اور سچی ہوتی ہے، اس کی نوازشوں، عنایتوں کا اعتراف جس قدر وسیع ہوتا ہے مضامینِ حمد اس قدر متنوع اور جدت آفریں ہوتے ہیں۔ شاعری کی جولانئ طبع کو مہمیز ملتی ہے اور مضامینِ نو، اس کے سامنے آتے رہتے ہیں اور وہ کائنات کی رنگینوں میں ڈوب کر اپنے رب کی حمد کے نغمے گنگناتا ہے اور اس کا مطالعہ فطرت اس کو گوناگوں مضامین باندھنے پر ابھارتا ہے۔

نعت کا میدان باوجود وسیع ہونے کے بڑا دشوار گزار اور احتیاط کا

طالب ہے۔ الفاظ کا انتخاب شریعت کی پاسداری دونوں شاعر کو حد درجہ محتاط رہنے پر مجبور کرتی ہیں۔ اگر الفاظ کا انتخاب مناسب نہ ہو یا شریعت کی پاسداری میں بے احتیاطی در آئے تو سب کیا کرایا فضول اوپر سے لعنت وملامت کا طوق زیب گلو۔

ان دونوں کا خیال ہی شاعر کو نعت کے میدان میں سرخرو کرتا ہے ورنہ شریعت کی پکڑ ذرا ڈھیلی ہوئی اور شاعر نے ٹھوکر کھائی۔

اللہ کا فضل وکرم اور احسان ہے کہ جماعت کے شعراء نے نعت گوئی میں دونوں باتوں کا خیال رکھا اور نعت کے نام پر اختیارات باری تعالیٰ کو رحمۃ للعالمین کے نام موسوم نہیں کیا۔

بعض حضرات نے تو روافض سبائیہ اور زنادقہ کی گھڑی ہوئی احادیث کو اپنی نعت گوئی کا سرچشمہ بنالیا اور کوئی وصف ایسا نہیں سوائے الوہیت کے جو نبی محترم کے لئے ثابت نہ کیا ہو۔ موضوعات ومناکیر کے علاوہ ان کی نعت گوئی میں دوسرا مضمون شاذ ونادر ہی نظر آتا ہے حالانکہ نعت گوئی کے لئے قرآن وسنت وسیرت رسول میں اتنا مواد موجود ہے کہ مزید کسی اور چیز کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی لیکن کیا کیا جائے کہ بعض طبائع اعجوبہ پسندی اور مبالغہ آرائی میں قرآن وسنت کو چھوڑ کر واہی تباہی روایات ہی کو پسند کرتے ہیں اور اسی پر سر دھنتے ہیں۔

مدارس ومکاتب اسلامیہ میں پڑھنے والے بچوں کے لئے مدت سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ حمد ونعت پر مشتمل شرعی قباحتوں سے پاک ایک ایسا مجموعہ ہو جس کو بچے اپنی انجمنوں اور دیگر پروگراموں میں پڑھ سکیں۔ عام طور پر بچے ایسی نعتوں کو یاد کر لیتے ہیں جو شرکیہ عقائد کی نمائندہ ہوتی ہیں کیونکہ میلاد خوانوں کے ذریعہ سماج میں ایسی نعتوں ہی کی بھرمار ہوتی ہے۔ گلے بازی کے سبب ہمارے بچوں کے کانوں تک بھی وہی نعتیں پہنچتی ہیں اور وہ ان کو پڑھنے لگتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالواحد انور حفظہ اللہ وتولاہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے کلام کا انتخاب حمد ونعت مرتب فرمایا اور اس ضرورت کو پورا کرنے کی سعی فرمائی۔

انور صاحب معروف عالم، مدرس، مصنف اور داعی ہیں اور جماعت کے دفاع میں کافی کام کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر گوئی کا ملکہ بھی عطا فرمایا ہے اور وقتاً فوقتاً آپ طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔ حمد ونعت، نظم وغزل وغیرہ اصناف سخن میں آپ کو اچھا ملکہ ہے اور یہ مجموعہ اس بات کے لئے شاہد عدل ہے کہ آپ کے اندر ایک اچھا شاعر چھپا ہوا ہے۔

کوکن کے غیر ادبی ماحول میں رہتے ہوئے مشق سخن کا جاری رکھنا بھی آپ کی ادب دوستی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

اس مجموعہ میں حمد ونعت کا جو انتخاب ہے وہ مدارس ومکاتب اسلامیہ کے بچوں کے لئے ایک حسین تحفہ ہے۔

انور صاحب کو اس مجموعہ کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے ہم عرض کریں گے کہ مشق سخن جاری رکھیں اور کمیت سے زیادہ کیفیت پر دھیان مرکوز رکھیں۔

امید کہ یہ مجموعہ مکاتب ومدارس اسلامیہ کے طلبہ کے لئے بیش بہا تحفہ ثابت ہوگا اور جس ضرورت کو ذمہ داران مکاتب ومدارس محسوس کر رہے ہیں اس کمی کو کافی حد تک پورا کرنے والا ہوگا۔

والسلام
رضاء اللہ عبدالکریم المدنی
خادم جامعہ سید نذیر حسین محدث دہلوی
پھاٹک حبش خاں، دہلی ۔٦

گذارش احوال واقعی

سنہ ۱۹۶۷ء کی بات ہے جب میں مدرسہ انوارالعلوم ''نوڈھوا'' میں جماعت اولیٰ میں زیر تعلیم تھا اس وقت استاذ گرامی فضیلۃ الشیخ زین العابدین صاحب نے میرے نام کے آگے ''انور'' کا لاحقہ لگا دیا، اور یہ پیشین گوئی فرمائی کہ تم مستقبل میں ایک اچھے شاعر بن سکتے ہو، اس کے بعد میں ''عبدالواحد انور'' لکھنے لگا۔

بعدہٗ ڈیڑھ سال ''جامعہ سراج العلوم بونڈھیار اور پھر مدرسہ کنزالعلوم ٹانڈہ میں ایک سال گزارا، وہاں پرائمری شعبہ کے استاذ شمسیؔ بستوی صاحب سے اچھی دوستی ہوگئی، اتفاق سے ہم انھیں کے کمرے میں رہا کرتے تھے، وہ مشاعروں میں بھی جاتے تھے اور وقتاً فوقتاً ہم لوگوں کو بھی اشعار سنایا کرتے تھے اس طرح میرے اندر بھی شعری ذوق پیدا ہونے لگا اور شمسی صاحب اسے مزید ابھارتے رہے۔

وہاں ایک سال گذارنے کے بعد میں جامعہ اثریہ دارالحدیث مئو ناتھ بھنجن آگیا، یہاں شعروشاعری اور مشاعروں کا بڑا چرچا تھا جس سے میں کافی متاثر ہوا، اور پہلی بار میں نے ایک نعت کہی جسے شعبہ فارسی کے استاذ مولانا مشتاق احمد شوقؔ کی خدمت میں بغرض اصلاح پیش کیا، انھوں نے میری ہمت افزائی فرمائی اپنے کمرے میں بلا کر مفید مشوروں سے نوازا ،اوراس میں کچھ حک واضافہ کیا، کچھ دنوں بعد میں نے ایک غزل ان کے سامنے رکھی اسے بھی انھوں نے کافی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا اور مشورہ دیا کہ اسی محلے میں وہمیؔ رحمانی صاحب رہتے ہیں جو اچھے شاعر ہیں اور شاعری کے تمام اصناف میں انھیں درک حاصل ہے انھیں اپنا کلام دکھا لیا کرو، اس کے بعد میں وہمیؔ

رحمانی صاحب کے دولت کدے پر جانے لگا، ہینڈ لُوم چلانا ان کا آبائی پیشہ تھا، میں ان کے گھر جاتا وہ اپنے کام میں مشغول ہوتے اور باتیں بھی کرتے رہتے، منوال کے نیچے وہ کاپی اور قلم رکھا کرتے تھے اور ضرورت پڑنے پر کام روک کر کچھ لکھ لیا کرتے تھے اور کام کرتے کرتے مفید مشورے بھی دیا کرتے تھے چونکہ میں عربی مدرسے کا طالب علم تھا اس لئے وہ میری کافی عزت کرتے تھے انھیں کی ایما پر میں ادیب، ادیب ماہر وغیرہ کے لڑکوں اور لڑکیوں کو مفت ٹیوشن بھی دیا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ فضاؔ ابن فیضی کے دانش کدہ اور نیّرؔ اعظمی کے شان ادب تک رسائی ہوئی اور وہمیؔ رحمانی کے مشورے پر نیر اعظمی صاحب میری غزلوں کی اصلاح کرنے لگے اس طرح شان ادب کی ماہانہ نشست میں اور دیگر مشاعروں میں پڑھنے اور سننے کا موقع ملتا رہا یہ سلسلہ سنہ ۷۰ سے سنہ ۷۴ تک جاری رہا۔ جامعہ اثریہ سے فراغت کے بعد بھی میں نیّرؔ اعظمی کے پاس بذریعہ ڈاک غزلیں بھیج کر اصلاح کرالیا کرتا تھا کچھ دنوں بعد انھوں نے لکھا کہ اب اصلاح لینے کی ضرورت نہیں ہے تاہم سلسلہ مکاتبت کافی عرصہ تک جاری رہا۔

سنہ ۱۹۷۶ء کے اوائل میں مہاراشٹر کے خطہ کوکن کے ضلع رتناگری کے ایک تعلقہ کھیڈ کے ایک دور افتادہ دیہات ''سونس'' میں بحیثیت معلم آپہنچا، جہاں پر عام طور پر بول چال کی زبان ''کوکنی'' تھی نوجوانوں میں اردو سمجھنے اور بولنے کی صلاحیت تھی مگر بڑے بوڑھے اور عام لوگ اردو سے ناآشنا تھے اور انھیں کے درمیان مجھے دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دینا تھا رفتہ رفتہ میں بھی اس سطح پر اتر آیا جہاں میں بآسانی انھیں اپنی بات سمجھا سکوں اس طرح اردو ادب سے میرا رشتہ کمزور پڑ گیا۔

کچھ دنوں بعد ''بزم اردو چپلون'' کے ایک مشاعرے میں شرکت کا موقع ملا جہاں کوکن کے بہت سے شعرائے کرام موجود تھے ان میں ایک معروف نام ''بدیع الزماں خاوؔر'' کا تھا وہی صدر بھی تھے ان کی فرمائش پر مجھے پانچ غزلیں پڑھنے کا موقع ملا اور تاوفات ان سے میرے اچھے مراسم قائم رہے بلکہ انھیں کی ایما پر کوکن کے کچھ نوآموز شعراء کے کلام کے نوک و پلک سنوارنے کا موقع بھی ملا اور خاور

صاحب کی وجہ سے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے باوجود مجھ میں انکار واعراض کی ہمت نہ ہوئی ان میں کئی لوگوں کے شعری مجموعے بھی منصۂ شہود پر آچکے ہیں۔

مجھے اردو ادب سے کافی لگاؤ تھا، غزلیں کہنے کا شوق تھا کچھ نوجوانوں اور پرائمری اسکول کے اساتذہ سے میل ملاپ اور بے تکلفی کے بعد ان کی فرمائش پر میں نظمیں اور ڈرامے لکھنے لگا ڈراموں کو تو محفوظ نہ رکھ سکا مگر (حمد، نعت، استقبالیہ، الوداعیہ) نظمیں محفوظ رہیں شادیوں میں لکھی جانے والی طربیہ اور تہنیتی نظموں کو میں نے محفوظ ہی نہیں کیا۔

کوکن (سونس) میں انیس (۱۹) سال کی طویل مدت گزارنے کے بعد گھریلو مجبوریوں کی بنا پر اپنے آبائی وطن ''نوڈھوا'' میں میرا قیام ضروری ہوگیا، جب اہل قریہ کو مری آمد اور اقامت کی خبر ملی تو مادر علمی (مدرسہ انوارالعلوم، نوڈھوا) کے ذمہ داروں نے ایک ہنگامی میٹنگ کر کے مجھے اس بات کا پابند بنا دیا کہ میں اپنے مادر علمی میں تدریسی خدمات انجام دوں ، الحمدللہ پانچ سال تک میں نے بحیثیت صدر مدرس تدریسی و تنظیمی ذمہ داری نبھائی اور اہل قریہ کا مجھے ہر طرح کا تعاون واعتماد حاصل رہا۔ تاہم کوکن کے اپنے ایک شاگرد مقصود سین کی فرمائش بلکہ ضد پر دوبارہ مجھے کوکن آنا پڑا اور کوکن آکر پھر سولہ سال ہونے کو ہے، عمر کا ایک طویل حصہ کوکن میں گزرا ہے مگر میں نے کوکن کو مستقل ٹھکانہ نہیں بنایا سال میں تقریبا دو بار گھر (نوڈھوا) جایا کرتا ہوں۔

سنہ ۲۰۰۶ء کی بات ہے میں گھر گیا ہوا تھا گاؤں کے اسکول میں ایک سراجی صاحب تھے جو نظمیں بہت عمدہ پڑھتے تھے انھوں نے مجھ سے میری ڈائری مانگ لی اور جب ایک ہفتہ بعد میں ڈائری لینے گیا تو ڈائری غائب ہوچکی تھی کوشش کے باوجود ڈائری نہیں مل سکی، پھر ادھر ادھر سے بچوں کی بیاضوں سے دوستوں کی ڈائریوں اور اپنے کچھ پرانے کاغذات سے جو نظمیں مل سکیں اسے نوٹ کیا۔ اس واقعہ سے مجھے کافی دکھ ہوا برسوں کی محنت ضائع ہوگئی۔ دوسروں سے کیا شکوہ کروں اس میں خود میرا بھی قصور ہے کہ ایک ہی ڈائری میرے پاس تھی اسے دوسروں کو دینا مناسب نہیں تھا مگر اب

پچھتانے سے کچھ فائدہ بھی نہیں ہے۔

تفضّل حسین (ٹی۔ایچ۔خان) اللہ انھیں غریق رحمت کرے جنھیں جعلی نوٹ کے کاروباریوں نے ۷ اپریل سنہ ۲۰۰۵ بروز جمعرات ''رہرا'' کے نزدیک ''سندر گھاٹ'' پر گولیوں سے بھون کر رکھ دیا تھا وہ بار بار مجھ سے تقاضا کرتے تھے کہ میں اپنی نظمیں ترتیب دے کر ان کے حوالے کردوں تا کہ وہ انھیں زیور طباعت سے آراستہ کرسکیں۔مگر میں ان کا تقاضا پورا نہ کرسکا۔

جامعہ رحمانیہ کاندیولی کے ایک پروگرام میں شام میں ادبی نشست ہوئی جس پر عبدالوہاب خلجی صاحب کی فرمائش پر میں نے ایک غزل سنائی ،تومبرا کے ایک ادب نواز عالم دین نے مجھ سے غزلوں کا مجموعہ چھپوانے کا عندیہ ظاہر کیا۔ادھر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ کے ذمہ داروں کی رائے تھی کہ نظموں کا مجموعہ بھی مرکز ہی سے شائع ہو جہاں سے میری دیگر کتابیں چھپی ہیں اس طرح لوگوں کی فرمائشوں اور چاہتوں کے باوجود اسے عملی جامہ نہ پہنا سکا اور تاخیر ہوتی رہی۔

سونس میں پرائمری اسکول میں برسر روزگار اساتذہ اب ریٹائر ہو چکے ہیں یا کسی کے دو تین سال باقی ہیں آج بھی کچھ لوگ فون کے ذریعے رابطے مین رہتے ہیں خصوصا ''حنیف چڑ کی''شولاپور'' سے اکثر فون کیا کرتے ہیں اور دیگر کتابوں کو دیکھ کر نظموں کے مجموعہ کی فرمائش بھی کرتے رہتے ہیں۔

اسی سال ماہ مئی میں میں نے اپنی نئی ڈائری سے ستر (۷۰) نظموں کو ترتیب دیا ہے جس میں حمد ونعت کے علاوہ استقبالیہ اور الوداعیہ نظمیں بھی ہیں جو زیادہ تر سنہ ۱۹۸۰ء سے سنہ ۲۰۱۰ء کے درمیان لکھی گئیں ہیں جسے علاقائی اسکول کے بچے اور بچیوں نے موقع بموقع اپنی مترنم صداؤں سے پیش کر کے داد تحسین بھی وصول کیا ہے۔

میں شکر گزار ہوں کہ ادیب شہیر ابوالعاص وحیدی صاحب نے میری فرمائش پر ''دلکش اسلامی نغمے'' پر نظر ثانی فرمائی اور مجھے مفید مشوروں سے نوزا

اور پاکیزہ شاعری کے عنوان سے اپنے تاثرات کو قلم بند کیا ہے۔فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ سونس کا میں تہہ دل سے ممنون ہوں جس نے میری دیگر اصلاحی وتبلیغی کتابوں کو بڑے اہتمام سے چھپوا کر عموماً مفت تقسیم کیا ہے، اور اب ''دلکش اسلامی نغمے'' کو نہایت دیدہ زیب شکل میں زیور طباعت سے آراستہ کر رہی ہے، ان شاء اللہ اس کے ذریعہ مدارس، مکاتب ہائی اسکول وغیرہ کے بچوں بچیوں کو خالص اسلامی تعلیمات پر مشتمل پاکیزہ حمد ونعت وغیرہ پڑھنے کا موقع ملے گا اور شرک وبدعات سے لبریز حمد ونعت سے چھٹکارا ملے گا جس کا عام رواج پایا جا رہا ہے کہ اکثر نعتیہ کلام میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔اس کے بعد ان شاء اللہ منظوم سورۃ عم، نظمیں اور ترانے، اور غزلوں کا مجموعہ بھی آپ کے ہاتھوں میں آئے گا۔

(عبدالواحد) انور یوسفی
تعلقہ: کھیڈ، ضلع: رتناگری
بیت السلام کمپلیکس، مہاڈ ناکہ
۹۹۷۰۳۷۰۳۴۵
۳۱/دسمبر سنہ ۲۰۱۶ء

وردِ زباں ہے ہردم پاکیزہ نام تیرا

تو خالق و مربی ہے فیض عام تیرا
دنیا میں چل رہا ہے سب انتظام تیرا

شام و سحر کی بندش شمس و قمر کی گردش
پرکیف روح پرور حسن نظام تیرا

ہو عجز و انکساری یا کبر و کج کلاہی
جو شخص بھی جہاں ہے وہ ہے غلام تیرا

ہم نے جہاں پکارا موجود تجھ کو پایا
عرش علیٰ ہے گرچہ یارب مقام تیرا

امراض کی دوا بھی تسکین بھی شفا بھی
وردِ زباں ہے ہردم پاکیزہ نام تیرا

اس میں ہیں تیرے وعدے اس میں تری وعیدیں
کرتا ہے آخرت پہ مائل کلام تیرا

یارب کرم کا تیرے انورؔ کو آسرا ہے
بندوں کو بخش دینا بے شک ہے کام تیرا

حمد باری تعالیٰ

اے خدائے جہاں شکر و احساں ترا، ہم کو پیدا کیا بندگی کے لئے
نعمتیں تونے بخشی ہیں بے انتہا، اس قدر مختصر زندگی کے لئے

اک اشارے سے عالم ہویدا کیا، اپنی مرضی سے جو چاہا پیدا کیا
مثل پروانہ ہم کو بھی شیدا کیا، دیدہ و دل فدا روشنی کے لئے

تیری توحید کے گیت گاتے ہیں ہم، بس ترے سامنے سر جھکاتے ہیں ہم
کب کسی اور سے خوف کھاتے ہیں ہم، خوب مشہور ہیں بےخودی کے لئے

ہیں یہاں وہ تری مان کر جو چلیں، اور وہ بھی غلط جان کر جو چلیں
سینہ بھی فخر سے تان کر جو چلیں فیض تیرا مگر ہر کسی کے لئے

روز کرتا ہے انورؔ دعا صبح دم، اے خدا جب تلک میرے دم میں ہے دم
راہِ حق پر رہوں یوں ہی ثابت قدم، مرنا جینا ہو تیری خوشی کے لئے

جلوے ترے بکھرے ہیں ہر اک سمت خدایا

جلوے ترے بکھرے ہیں ہر اک سمت خدایا
کس شان کے جلوے ہیں ہر اک سمت خدایا

مسجد کی اذاں ہو کہ پرندوں کی نوا ہو
تقدیس کے نغمے ہیں ہر اک سمت خدایا

ہر چیز ترے ہونے کی دیتی ہے گواہی
ذرے ہیں کہ کتبے ہیں ہر اک سمت خدایا

صد شکر مجھے جادۂ حق تونے دکھایا
ورنہ کئی رستے ہیں ہر اک سمت خدایا

کھاتے تو سبھی لوگ ہیں گاتے ہیں بہت کم
یوں تو ترے بندے ہیں ہر اک سمت خدایا

ادیان میں اسلام پسندیدہ ہے تیرا
باقی جو ہیں دھوکے ہیں ہر اک سمت خدایا

اس دور میں آساں نہیں ایماں کی حفاظت
پل پل نئے فتنے ہیں ہر اک سمت خدایا

ہر شر سے تو انورؔ کو بچا اپنے کرم سے
ابلیس کے چیلے ہیں ہر اک سمت خدایا

ہے حمد و ثنا تجھ کو زیبا خدایا

ہے حمد و ثنا تجھ کو زیبا خدایا
کہ فرماں روا تو ہے تنہا خدایا

مہ و مہر و انجم کا جلوہ خدایا
دکھاتا ہے کیا کیا کرشمہ خدایا

تو مختارِ کل ہے ہر اک جزو کل کا
نہیں کوئی ہمسر ہے تیرا خدایا

کوئی تجھ سے روٹھے تو جائے کہاں وہ
تو ہی سب کا ماویٰ و ملجا خدایا

نہیں منحصر کچھ ہے جن و بشر پر
ہر اک شے کرے تیرا چرچا خدایا

تری کبریائی کے ہیں گیت گاتے
یہ ارض و سما دشت و دریا خدایا

تو خالق سبھی کا مربی بھی سب کا
ہے فیض و کرم عام تیرا خدایا

یہ مدحت سرائی کے قابل کہاں ہے
ہے انورؔ گنہ گار بندہ خدایا

سبحان اللہ سبحان اللہ

جاری ہے لبِ مومن پہ سدا سبحان اللہ سبحان اللہ
تہلیل و ستائش حمد وثنا سبحان اللہ سبحان اللہ

سرسبز ہرے پودے کتنے پر رنگ برنگے پھول کھلے
خوشبو کا سفر بردوش صبا سبحان اللہ سبحان اللہ

جاندار سہی بے جان سہی وہ نامی و جامد ہو کوئی
ہر شے کی زباں پر ہے یہ صدا سبحان اللہ سبحان اللہ

ہے کوک زباں پہ کوئل کی ہے مست پپیہا پی پی پی
چڑیوں کی چہک بلبل کی نوا سبحان اللہ سبحان اللہ

تحمید کروں تکبیر پڑھوں تہلیل کہوں تسبیح گنوں
ہر ایک میں ہے تیری ہی ثنا سبحان اللہ سبحان اللہ

قلاش کو تو زردار کرے زردار کو تو نادار کرے
محتاج ترے سب شاہ و گدا سبحان اللہ سبحان اللہ

وہ رات ہو دن یا شام وسحر رہتی ہے ہر اک پہ اس کی نظر
انورؔ ہے سدا در اس کا کھلا سبحان اللہ سبحان اللہ

لرزیدگی بھی ہے وہ بڑا پرجلال ہے

میرے خدا کی ذات جو ہے بے مثال ہے
ہر چیز کو زوال ہے وہ لازوال ہے

لاتا ہے ساری چیز عدم سے وجود میں
ذرہ بنائے کوئی یہ کس کی مجال ہے

حق یہ ہے حق نہیں ہے کوئی حق کے ماسوا
جو کچھ بھی ہے سراب ہے وہم وخیال ہے

داتا وہی ہے بندہ نوازی ہے اس کی شان
پھیلا اسی کے سامنے دست سوال ہے

ممکن نہیں کہ نعمتیں اس کی کروں شمار
احساں میں اس کے ڈوبا مرا بال بال ہے

بخشندہ رب ہے میرا تو ہے مغفرت کی آس
لرزیدگی بھی ہے وہ بڑا پرجلال ہے

دنیا سے استفادہ ہے بے رغبتی بھی ہے
انورؔ یہاں پہ جس کو بھی فکر مآل ہے

روز و شب تیرا ہی دربار کھلا ہے یارب

مرے ہونٹوں پہ تری حمد و ثنا ہے یارب
کیونکہ تو سب سے بڑا سب سے بڑا ہے یارب

سارا عالم ترا محتاج ہے داتا تو ہے
روز و شب تیرا ہی دربار کھلا ہے یارب

نعمتیں دی ہیں بہت تو نے ہم انسانوں کو
ہم تو عاجز ہیں انھیں کس نے گنا ہے یارب

تو نے ماں باپ کی شفقت سے نوازا ہم کو
ان کی خاطر مرے ہونٹوں پہ دعا ہے یارب

شکر تیرا مجھے اسلام کی نعمت بخشی
ہاں یہی دین پسندیدہ ترا ہے یارب

ہو اسی دین پہ بس خاتمہ بالخیر مرا
دل کی گہرائی سے نکلی یہ دعا ہے یارب

مشعلِ راہ ہے انورؔ کے نبی کا اسوہ
دین و دنیا کے لئے راہ نما ہے یارب

لا الٰہ الا اللہ

مرورِ شمس و قمر لا الہ الا اللہ
ظہورِ شام و سحر لا الہ الا اللہ

خرد کا کام نہیں بس کرم اسی کا ہے
متاعِ علم و ہنر لا الہ الا اللہ

سمندروں کے تلاطم پہاڑ کی صورت
صدف نشیں یہ گہر لا الہ الا اللہ

ہر ایک شے کی زباں پر اسی کی ہے تسبیح
سرودِ جن و بشر لا الہ الا اللہ

لب شعور سے نکلے حرف حرف موتی
سوا ہے سب سے مگر لا الہ الا اللہ

اسی کا لطف و کرم ہے اسی کا غیظ و غضب
بہشت اور سقر لا الہ الا اللہ

سفر تمام ہوا اور ہے سفر درپیش
ہے دیدنی یہ سفر لا الہ الا اللہ

جزا کا دن ہو کہ انورؔ جہانِ ہست و بود
کہاں ہے جائے مفر لا الہ الا اللہ

سر تیرے آگے خم ہے

تو ہی رب عالم ہے سر تیرے آگے خم ہے
ہم کو مت دنیا میں رکھ غیروں کا محتاج خدا

گلشن گلشن چرچا ہے رنگ گلوں میں تیرا ہے
شاخسار بھی مہکا ہے بلبل محوِ نغمہ ہے

برگِ گل پر شبنم ہے سر تیرے آگے خم ہے
ہم کو مت دنیا میں رکھ غیروں کا محتاج خدا

تو ہی سب سے اعلیٰ ہے تو ہی سب سے برتر ہے
جو بھی شے ہے تیری ہی صناعی کا مظہر ہے

دنیا گویا البم ہے سر تیرے آگے خم ہے
ہم کو مت دنیا میں رکھ غیروں کا محتاج خدا

روز و شب آنا جانا سورج چاند ستاروں کا
اب تک کچھ نہ راز کھلا تابندہ سیاروں کا

حیراں ابن آدم ہے سر تیرے آگے خم ہے
ہم کو مت دنیا میں رکھ غیروں کا محتاج خدا

انورؔ تیرا بندہ ہے تجھ ہی سے وابستہ ہے
تیری رحمت کے صدقے زندہ ہے فرخندہ ہے

تیرا منکر برہم ہے سر ترے آگے خم ہے
ہم کو مت دنیا میں رکھ غیروں کا محتاج خدا

ترے در پر نہ جھکتا سر، نہ لذت آشنا ہوتا

ترے در پر نہ جھکتا سر نہ لذت آشنا ہوتا
خداوندا: نہ مجھ سے بندگی کا حق ادا ہوتا

تری خلاقیت ہے روزِ روشن کی طرح ظاہر
تو ہی رازق تو ہی مالک تو ہی اول تو ہی آخر
یہ ناممکن کوئی معبود تیرے ماسوا ہوتا
ترے در پر نہ جھکتا سر نہ لذت آشنا ہوتا

زمین و آسماں شمس و قمر سیارگاں سارے
نہ کچھ ہوتے، کہاں ہوتے یہ فرحت بخش نظارے
وجودِ عالم فانی اگر اک حادثہ ہوتا
ترے در پر نہ جھکتا سر نہ لذت آشنا ہوتا

ہے جو کچھ بھی زمانے میں وہ ہے تیری عطا یارب
نہ گر تو بھیجتا اپنے رسل اور انبیاء یارب
جہانِ رنگ و بو میں کون پھر قبلہ نما ہوتا
ترے در پر نہ جھکتا سر نہ لذت آشنا ہوتا

ہزاروں جان سے ممنون انورؔ یوسفی تیرا
تصدق اس پہ جو لایا پیام سرمدی تیرا
کرم تیرا نہ گر ہوتا نہ جانے حال کیا ہوتا
ترے در پر نہ جھکتا سر نہ لذت آشنا ہوتا

ترا بندہ ہوں مجھے ذوقِ جبیں سائی دے

میرے مولا تو مجھے علم دے دانائی دے
تو ہر اک شے سے نظر آئے وہ بینائی دے

میں نہیں کہتا کہ عالم میں پذیرائی دے
تیرا بندہ ہوں مجھے ذوقِ جبیں سائی دے

روحیں بیمار ہیں تو تاب و توانائی دے
دے شِفا دے مرے ہاتھوں میں مسیحائی دے

ہے مرا کام رہوں میں سدا صابر شاکر
تیری مرضی ہے تو عزت دے کہ رسوائی دے

سنگ دل سے ہے مرا سامنا یارب مجھ کو
پہلے تاثیر دے پھر وسعتِ گویائی دے

جو ترے دین کے دشمن ہیں بڑے سرکش ہیں
تو ہدایت دے انھیں یا انھیں پسپائی دے

اب ہے انورؔ پہ مصائب کا بڑا سخت ہجوم
یا الٰہی تو اسے صبر و شکیبائی دے

نیکیاں کم ہیں مگر ہے خوش گمانی اے خدا

جو بھی ہے سب کچھ ہے تیری مہربانی اے خدا
تو نے بخشی ہے ہمیں جو زندگانی اے خدا

سر میں سوائے بہشت جاودانی اے خدا
گر گئی نظروں سے اب دنیائے فانی اے خدا

بے طلب بخشی ہیں تو نے نعمتیں بے انتہا
ہو، ہوائے جاں فزا یا آگ، پانی اے خدا

جستجوئے مردِ مومن بس فلاحِ آخرت
ہے زمیں کی پشت پر تیری نشانی اے خدا

ہے غضب پر تیرے غالب بیکراں رحمت تری
نیکیاں کم ہیں مگر ہے خوش گمانی اے خدا

مجھ کو اپنی ذات کا عرفان تک حاصل نہیں
کھول دے مجھ پہ بھی کچھ رمز و معانی اے خدا

خدائے لاشریک تو

زباں پہ ہے تری ثنا خدائے لاشریک تو
تو ابتدا تو انتہا خدائے لا شریک تو

تمام تر تجلیاں ہیں تیری کائنات میں
رواں دواں کرم ترا، ہے بحرِ کائنات میں

عیاں نہاں ہر ایک جا خدائے لاشریک تو
زباں پہ ہے تری ثنا خدائے لاشریک تو

نکالتا ہے سینۂ شبِ سیاہ سے سحر
ہیں چاند تارے جلوہ گر غروبِ آفتاب پر

ہے کون تیرے ماسوا خدائے لاشریک تو
زباں پہ ہے تری ثنا خدائے لاشریک تو

شجر، حجر، چمن دمن یہ کوہسار و وادیاں
ہیں ان سے اور بھی بڑی عجیب تر نشانیاں

زمین، آسماں، خلا، خدائے لا شریک تو
زباں پہ ہے تری ثنا، خدائے لا شریک تو

تمام کائنات کو ہر ایک گل کو خار کو
فنا کا جام پینا ہے ہر ایک جاندار کو

فقط ترے لئے بقا، خدائے لا شریک تو
زباں پہ ہے تری ثنا، خدائے لا شریک تو

معاف کر معاف کر خطائیں ہم تمام کی
ہوں جو بھی انورؔ یوسفی کی اور خاص و عام کی

بشر وہ جو کرے خطا، خدائے لا شریک تو
زباں پہ ہے تری ثنا، خدائے لا شریک تو

اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم

اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم
سر تیرے آستاں پہ جھکائے ہوئے ہیں ہم

ہر شے میں کائنات کی تیرا ظہور ہے
تاروں میں مہر و ماہ میں تیرا ہی نور ہے

تجھ کو تو ذرے ذرے سے پائے ہوئے ہیں ہم
اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم

الطاف بے شمار ہیں تیرے انام پر
بھیجا کتاب تو نے رسول السلام پر

جس کو نگاہ و دل میں بسائے ہوئے ہیں ہم
اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم

زیر نگیں ہیں دونوں جہاں کی حکومتیں
کرتا ہے پوری سارے زمانے کی حاجتیں

حاجات اپنی ساتھ میں لائے ہوئے ہیں ہم
اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم

دشمن جو دین کے ہیں ہدایت انھیں بھی دے
مرنے کے بعد قبر میں راحت انھیں بھی دے

شکوہ نہیں جو ان کے ستائے ہوئے ہیں ہم
اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم

کرتے ہیں عرض سارے برادر کا مدعا
نیک و گناہ گار کا انورؔ کا مدعا

باغِ ارم کے خواب سجائے ہوئے ہیں ہم
اللہ! تجھ سے آس لگائے ہوئے ہیں ہم

ربنا، ربنا، ربنا، ربنا

اولٌ آخرٌ مبدئٌ ربنا
باطنٌ ظاہرٌ باقیٌ ربنا
مالکٌ رازقٌ باریٌ ربنا
قابضٌ باسطٌ والیٌ ربنا
ہم بھی گاتے ہیں تیرے ہی گن ربنا
ربنا ربنا ربنا ربنا

خالقِ دوجہاں اور معبود بھی
حی و قیوم بھی اور مسجود بھی
انس و جن و ملک سب کا مقصود بھی
ہر جگہ تو نہاں اور موجود بھی
ہاں بجز ترے ہونا ہے سب کو فنا
ربنا ربنا ربنا ربنا

یہ مہ و مہر و انجم یہ شمس و قمر
کیا زمیں آسماں کیا یہ جن و بشر
دشت و صحرا ہی کیا اور کیا بحر و بر
طائر خوش نوا کیا شجر کیا حجر
ذرہ ذرہ کرے تیری حمد و ثنا
ربنا ربنا ربنا ربنا

عام ہے تذکرہ تری توحید کا
ہر طرف زمزمہ تیری توحید کا
خوب سے غلغلہ تیری توحید کا
جا بجا آئینہ تری توحید کا
صحنِ کعبہ ہو عرفات ہو یا منا
ربنا ربنا ربنا ربنا

آسماں کے ستاروں کا نغمہ یہی
خوشنما آبشاروں کا نغمہ یہی
روح پرور بہاروں کا نغمہ یہی
پھول تو پھول خاروں کا نغمہ یہی
نغمۂ بوئے گل ہو کہ رنگِ حنا
ربنا ربنا ربنا ربنا

کن فکاں جو ہے تنہا تری شان ہے
ہفت اقلیم کا تو ہی سلطان ہے
مجھ کو کامل یقیں اور ایمان ہے
ذرے ذرے پہ تیرا ہی فیضان ہے
تیرا انورؔ کرے تیری کیا کیا ثنا
ربنا ربنا ربنا ربنا

خالی دامن میرا بھر دے اے خدا

خالی دامن میرا بھر دے اے خدا
دولت علم و ہنر دے اے خدا

بحرِ عصیاں میں تلاطم ہے بہت
میری کشتی پار کردے اے خدا

لے کے پرچم دین کا آگے بڑھوں
مجھ کو وہ قلب و نظر دے اے خدا

جب تلک ہے زندگی خوشحالی رکھ
اور پھر جنت میں گھر دے اے خدا

نیک کاموں کی سدا توفیق دے
میری باتوں میں اثر دے اے خدا

ظلمتِ شب سے ہوں اکتایا بہت
خندۂ نور سحر دے اے خدا

سوکھنے پائے نہ شجر آرزو
برگ دے گل دے ثمر اے خدا

نغمۂ وحدت سنائے ہر طرف
مرغِ دل کو بال و پر دے اے خدا

اپنے لطفِ خاص سے انورؔ کو بھی
وسعتِ فکر و نظر دے اے خدا

حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

یہ شمس و قمر جو ضیا بار ہیں
ستارے ثوابت کہ سیّار ہیں
سب اپنی جگہ اس کے شہکار ہیں

حسیں جادۂ کہکشاں اس کا ہے
اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

گل و لالہ ، برگ و ثمر اس کا ہے
شجر کیا حجر، بحر و بر اس کا ہے
یہ آہنگِ شام و سحر اس کا ہے

مکاں اس کا ہے لامکاں اس کا ہے
اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

یہ منظر جو ہے جھیل و تالاب کا
کبھی خشک سالی کا سیلاب کا
سمندر، ندی، بحر گرداب کا

ہو سا کت کہ آبِ رواں اس کا ہے
اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

ہو وادی و صحرا حسیں کوہسار
کہ ہو دامنِ کوہ میں مرغزار
کہیں چشمہ ہے تو کہیں آبشار

پہاڑوں کا آتش فشاں اس کا ہے
اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

ہے خوشحال مومن ہر اک حال میں
رہے نعمتوں میں کہ جنجال میں
الجھتا نہیں قیل میں قال میں

مقدر کا سود و زیاں اس کا ہے
اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے

ہیں مخلوق یوں تو بہت اور بھی
مگر جو ہے انسان کو برتری
عطائے خدا علم و فن آگہی

کہ انورؔ کا طرزِ بیاں اس کا ہے
اسی کی زمیں آسماں اس کا ہے
حقیقت میں سارا جہاں اس کا ہے
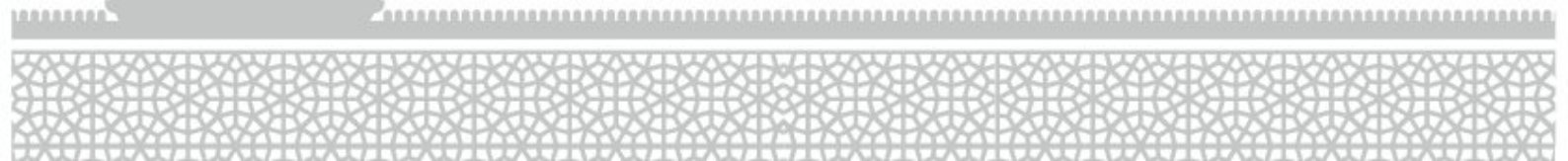
کھلے ظالموں کے آگے مرے منہ میں وہ زباں دے

یہی آرزو ہے یارب مجھے گوشۂ اماں دے
نہ بہار کی تمنا نہ جہانِ کہکشاں دے

تری شان بھی عجب ہے بنے شاہ بھی گداگر
تو فقیر کو جو چاہے زر و جاہِ بیکراں دے

دے نگاہ میں وہ طاقت جو جھکے کبھی نہ اٹھ کر
کھلے ظالموں کے آگے مرے منہ میں وہ زباں دے

نہیں غم نکل پڑا ہوں جو رہِ طلب میں تنہا
ہیں نوازشیں تو تیری نہ دے ساتھ کارواں دے

وہی وقت کا مجاہد وہی غازیٔ زمانہ
کسی بت کدے میں جا کر جو خلوص سے اذاں دے

ترے در پہ سر جھکا ہے نہ جھکے کہیں یہ یارب
دیا ذوقِ بندگی جو تو خلوص بے کراں دے

مرے حق میں جو ہو بہتر وہی بہتری عطا کر
تجھے کیا کمی ہے یارب کہ جہانِ ایں و آں دے

ترا فیض ہے جو انورؔ ہوا شاعر و سخنور
اسے فکرِ حق نما دے اسے ذوقِ حق بیاں دے
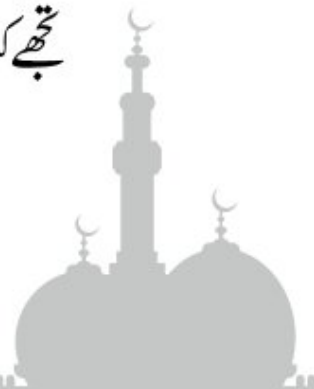
شر و رو فتن سے بچا میرے مولا

ہوں بندہ مجھے ہے پتا میرے مولا
ہو حق بندگی کا ادا میرے مولا

ہیں تیرے کرم سے بیک وقت جھکتے
ترے در پہ شاہ و گدا میرے مولا

رہوں خوش کہ مجھ کو مصائب ہوں گھیرے
فقط ہے ترا آسرا میرے مولا

میں مشکل میں مایوس ہوتا نہیں ہوں
ہے سچ مچ تو مشکل کشا میرے مولا

ہیں اشکِ ندامت سے لبریز آنکھیں
ہے لب پر اثر خوف کا میرے مولا

کمی کیا ہے اس کو مرادوں سے بھر دے
اٹھا ہے جو دستِ دعا میرے مولا

وساوس مکائد کہ غول شیاطیں
شرور و فتن سے بچا میرے مولا

ترے نیک بندے تھے جس رہ کے راہی
اسی رہ پہ مجھ کو چلا میرے مولا

نہ بھٹکوں رہِ حق سے، پیشِ نظر ہو
سدا اسوۂ مصطفیٰ میرے مولا

یہ انورؔ ہے خاکی فرشتہ نہیں ہے
اسے پارسا تو بنا میرے مولا

میرے مولیٰ، اللہ

جدھر اٹھاؤں نظر میں ہر سو چھایا گھور اندھیرا
اس نفرت کی بستی میں اب کوئی نہیں ہے میرا
سب کے دل میں پیار جگادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ
میری بگڑی بھی بنادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ

تم ہی خالق تم ہی مالک تم ہی پالنہار مرے
نیّا میری آن پھنسی ہے تم ہی کھیونہار مرے
میری نیّا پار لگادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ
میری بگڑی بھی بنادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ

دنیا میں کیوں یارب خونِ مسلم کی ارزانی ہے
غیروں کا ہے ظلم زیادہ یا اپنی نادانی ہے
دل میں میرے یہ بٹھادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ
میری بگڑی بھی بنادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ

دنیا تھر تھر کانپ رہی تھی ہاتھ میں تھی تلوار مرے
آج وہی تلوار ہوئی ہے دشمن کی تلوار مرے
پھر سے ہاتھوں میں تھمادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ
میری بگڑی بھی بنادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ

برے عمل کا سایہ انورؔ ساری قوم پہ چھایا ہے
بنیانٌ مرصوص کبھی تھی پلٹی کتنی کایا ہے
دل سے دل کو پھر ملادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ
میری بگڑی بھی بنادو حق تعالیٰ، میرے مولیٰ اللہ میرے مولیٰ، اللہ

یارب ! مرے خوابوں کی تعبیر عطا کردے

یارب ! مرے خوابوں کی تعبیر عطا کردے
تقدیر سنور جائے تدبیر عطا کردے

گفتار کے غازی ہیں کردار میں چم خم دے
اخلاص دے سینے میں اور ہاتھ میں پرچم دے
گویائی تو بخشی ہے تاثیر عطا کردے
یارب ! مرے خوابوں کی تعبیر عطا کردے

یوں خوار و پشیماں ہیں عالم میں پریشاں ہیں
کس منہ سے کہیں تجھ سے ہم صاحبِ ایماں ہیں
ہم نے تو گنوا دی ہے توقیر عطا کردے
یارب ! مرے خوابوں کی تعبیر عطا کردے

مشکل تو نہیں کچھ بھی یہ تیری نوازش سے
دل پھر سے منور ہو ایمان کی تابش سے
آلودۂ عصیاں ہے تطہیر عطا کردے
یارب ! مرے خوابوں کی تعبیر عطا کردے

ظلمت کی رداؤں میں گھنگھور گھٹاؤں میں
جو آنکھ نہ ہو خیرہ باطل کی شعاؤں میں
انورؔ کی نظر کو وہ تنویر عطا کردے
یارب ! مرے خوابوں کی تعبیر عطا کردے

پیچھے پڑا ہے یہ جہاں

پیچھے پڑا ہے یہ جہاں چاروں طرف ہیں مشکلیں
ایسے میں ہے فقط مجھے تیرا ہی آسرا خدا

کشتی مری بھنور میں ہے یہ بھی تری نظر میں ہے
فرمانروائے جزو کل تو ہی تو خشک و تر میں ہے

مثلِ کلیم دے مجھے دریا میں راستہ خدا
پیچھے پڑا ہے یہ جہاں چاروں طرف ہیں مشکلیں
ایسے میں ہے فقط مجھے تیرا ہی آسرا خدا

میرے قدم نہ اٹھ سکیں فسق و فجور کی طرف
میرا جھکے نہ دل کبھی کبر و غرور کی طرف

پیشِ نظر سدا رہے میرے تری رضا خدا
پیچھے پڑا ہے یہ جہاں چاروں طرف ہیں مشکلیں
ایسے میں ہے فقط مجھے تیرا ہی آسرا خدا

کر دے رقم مرے لئے علم و عمل کی وسعتیں
دونوں جہاں کی بخش دے مجھ کو سبھی سعادتیں
تجھ کو جو رہ پسند ہو اس پر مجھے چلا خدا
پیچھے پڑا ہے یہ جہاں چاروں طرف ہیں مشکلیں
ایسے میں ہے فقط مجھے تیرا ہی آسرا خدا

چھینٹے ہیں خوں کے جابجا آنکھیں ہر ایک کی ہیں نم
جینا محال ہے یہاں حق پر چلو تو سر قلم
لگتا ہے اب وطن مرا صحرائے ابتلا خدا
پیچھے پڑا ہے یہ جہاں چاروں طرف ہیں مشکلیں
ایسے میں ہے فقط مجھے تیرا ہی آسرا خدا

چہکیں چمن میں پھر مرے امن و اماں کی بلبلیں
تیری صفت کریم ہے کر دے کرم کی بارشیں
انورؔ خستہ حال کی سن لے یہ التجا خدا
پیچھے پڑا ہے یہ جہاں چاروں طرف ہیں مشکلیں
ایسے میں ہے فقط مجھے تیرا ہی آسرا خدا

اللہ اکبر، اللہ اکبر

اعلیٰ و ارفع بالا و برتر
کوئی نہ ساجھی کوئی نہ ہمسر
محتاج اس کے پیر و پیمبر
کوئی نہیں ہے اس کے برابر، اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

برسائے پانی کھیتی اُگائے
پھل پھول میوے سب کو کھلائے
اپنا نصیبہ ہر کوئی پائے
مومن و کافر، ملحد سراسر اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

گلشن میں رقصاں بادِ صبا ہے
پھولوں پہ بھونرا منڈلا رہا ہے
منظر یہ دلکش ہے خوشنما ہے
برگِ حنا ہو بوئے گُلِ تر اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

احسان اس کے سارے جہاں پر
بے جان و جامد پہ اور انس و جاں پر
تسبیح اس کی سب کی زباں پر
کوہِ ہمالہ یا ہو سمندر، اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

سارے جہاں کا معمار تنہا
سجدہ رکوع کا حقدار تنہا
عالم ہے عاجز مختار تنہا
حاکم جہاں کا عقبیٰ کا داور، اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

وردِ زباں ہے وہ حرز جاں ہے
سارا ہی عالم سجدہ کناں ہے
بندوں پہ ہر دم وہ مہرباں ہے
رہتا وہی ہے انورؔ کے لب پر، اللہ اکبر، اللہ اکبر
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

الحمد للہ، الحمد للہ

خلاقِ عالم، روزی رساں بھی
ہاتھوں میں اس کے نظمِ جہاں بھی
مخلوق ساری، سجدہ کناں بھی
معبود برحق ہے صرف اللہ، الحمد للہ، الحمد للہ
الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ

جاندار کا بھی بے جان کا بھی
انسان کا بھی حیوان کا بھی
درویش کا بھی سلطان کا بھی
تنہا سبھی کا مالک و مولیٰ، الحمد للہ، الحمد للہ
الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ

دھرتی، سمندر، تالاب، دریا
گل پوش وادی، خاموش صحرا
کوہ و دمن کیا دشت و جزیرہ
صانع و خالق اللہ سب کا، الحمد للہ، الحمد للہ
الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ

ڈالو نگاہیں، تم آسماں پر
تارے، ثوابت و سیارگاں پر
منظر ہے دلکش، کیا کہکشاں پر
مہر منور ماہ مجلّٰی الحمد للہ، الحمد للہ
الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ

انسان پہ یہ لطف و عنایت
بخشی خلائق پر بھی فضیلت
لازم تشکر، خالص عبادت
لاریب وہ تو ہے واحد و یکتا، الحمد للہ، الحمد للہ
الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ

قرآن بےشک وحی جلی ہے
قول نبی بھی وحی خفی ہے
محبوب رب کو اسلام ہی ہے
اسلام سے ہے انورؔ کا رشتہ، الحمد للہ، الحمد للہ
الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ

کتنا دلکش ترا دربار نظر آتا ہے

جو ندی، نالہ و کہسار نظر آتا ہے
تیری قدرت ہی کا شہکار نظر آتا ہے

جامِ عرفاں سے جو سرشار نظر آتا ہے
مطمئن وہ تو تہہ دار نظر آتا ہے

سارے عالم کو سجایا و سنوارا تونے
تو ہی بس مالک و مختار نظر آتا ہے

آشکارا ہے سبھی ظاہر و باطن تجھ پر
کس کو کیا کچھ پسِ دیوار نظر آتا ہے

تیری توفیق سے ہر کام ہوا ہے آساں
طبع نازک کو جو دشوار نظر آتا ہے

ابتلا کھول کے رکھ دیتی ہے قلعی ساری
ہر کوئی حق کا طرفدار نظر آتا ہے

ایک ہی شاخ کو تو نے وہ طبیعت بخشی
پھول آتا ہے نظر خار نظر آتا ہے

''ایک ہی صف میں کھڑے ہوئے محمود و ایاز''
کتنا دلکش ترا دربار نظر آتا ہے

بس ترے سامنے اٹھتا ہے مرا دستِ سوال
تو مربی و مددگار نظر آتا ہے

بخش دے میری خطاؤں کو چھپائے رکھے
تو ہی غفار و ستار نظر آتا ہے

عدل اس کا ہے یہ حکمت ہے اسی کی انورؔ
کوئی مفلس کوئی زردار نظر آتا ہے

استغفر اللہ استغفر اللہ

اَذْنَبْتُ عَمَدًا اَذْنَبْتُ جِھلًا
اَذْنَبْتُ سِرًّا اَذْنَبْتُ جِھرًا
ذَنْبًا نَھَارًا اَذْنَبْتُ لَیْلًا

مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه
اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

پڑھ کر نمازیں بخشش کے طالب
آنے نہ پائے شیطان غالب
محفوظ میرا ہو روح و قالب

میرا وظیفہ صبح و مسا کا استغفر اللہ استغفر اللہ
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ

دیتا ہے دستک شرمندہ ہوکر
بابِ اجابت کھلتا ہے اس پر
وہ مہرباں ہے اللہ اکبر

لرزاں و ترساں کہتا ہے بندہ استغفر اللہ استغفر اللہ
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ

اسوہ و قدوہ ہے بہر امت
لازم ہے کھولیں بابِ عزیمت
معصوم مطلق، پاکیزہ طینت
تاہم نبی کا تھا یہ وظیفہ استغفر اللہ استغفر اللہ
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ

رحم و کرم کا اور عافیت کا
بے شک کھلا ہے در مغفرت کا
جس کو بھی کھٹکا ہو آخرت کا
قائم وہ رکھے مولیٰ سے رشتہ استغفر اللہ استغفر اللہ
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ

بے شک ہے خاطی ہر اک مسلماں
لازم گنہ پر ہو بھی پشیماں
توبہ سے کھلتا ہے بابِ غفراں
انورؔ کہا کر تو بھی ہمیشہ استغفر اللہ استغفر اللہ
استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ

ہر تصور سے ماورا ہے وہ

ماویٰ ملجا ہر ایک کا ہے وہ
بے سہاروں کا آسرا ہے وہ

اس کے ہاتھوں میں قید مستقبل
ماضی و حال جانتا ہے وہ

اس کے احکام ہیں سر آنکھوں پر
کیونکہ ہر ایک سے بڑا ہے وہ

ہر ضرورت مری کرے پوری
صاحب بخشش و عطا ہے وہ

روز سرگوشیاں بھی کرتا ہوں
کانپ اٹھتا ہوں گر خفا ہے وہ

ذرے ذرے میں ہے جھلک اس کی
ہر تصور سے ماورا ہے وہ

اس سے کٹ کر محال ہے جینا
کہ مربی ہر ایک کا ہے وہ

رو کے خلوت میں بھی گناہوں سے
یہ تصور کہ دیکھتا ہے وہ

عام اس کے فیوض ہیں انورؔ
نیک و بد سب کو پالتا ہے وہ

امت کے لئے کافی اسوہ ہے محمد کا

ہر جوہر انسانی شیدا ہے محمد کا
عالم میں ہر اک جانب چرچا ہے محمد کا

سنت سے سر مو بھی اعراض ہو ناممکن
جس شخص کے سر میں بھی سودا ہے محمد کا

فرمائی شب اسریٰ نبیوں کی امامت بھی
عقدہ یہ کھلا کیسا رتبہ ہے محمد کا

بے سود اماموں کا پیروں کا وسیلہ ہے
امت کے لئے کافی اسوہ ہے محمد کا

ہجرت سے نمایاں ہے اکرام مدینے کا
یوں مولد و مسکن تو مکہ ہے محمد کا

کیا حسنِ تکلم ہے گلبار و گل افشاں ہے
لولو و گہر اک اک کلمہ ہے محمد کا

اسلام کے ماخذ ہیں قرآن و حدیث انورؔ
تریاقِ ضلالت بھی ترکہ ہے محمد کا

نہ بھٹکے گی ہرگز یہ امت نبی کی

بسی ہے جو دل میں محبت نبی کی
نہ چھوڑے گا ہرگز وہ سنت نبی کی

بنایا ہے جو امتی کو نمونہ
سمجھتا نہیں وہ حقیقت نبی کی

بظاہر مقلد بھی پڑھتا ہے کلمہ
نہیں جانتا شان و شوکت نبی کی

وہی ہے وہی بعد رب سب سے افضل
نہ کیونکر رہے دل میں عظمت نبی کی

ہوئے قائد و رہنما بہرِ عالم
صحابہ نے پائی جو صحبت نبی کی

اٹھا آئنہ دیکھ لے اپنی صورت
پتہ ہے کہ تھی کیسی صورت نبی کی

حدیث اور قرآن جب تک ہیں باقی
نہ بھٹکے گی ہرگز یہ امت نبی کی

یہ پیغام دنیا کو انورؔ سنادو
سراپا ہدایت ہے سیرت نبی کی

کفر پر دیکھا مرتے ہوئے

جن و انسان کو آپ نے آگ میں دیکھا گرتے ہوئے
ایک اک کو بچانے لگے ان کی کمریں پکڑتے ہوئے

شاہراہِ ہدیٰ دیکھتا ایسا اس کا مقدر نہ تھا
بوجہل نے بھی دیکھا تو تھا چاند دو ٹکڑے ہوتے ہوئے

بہن کو مارا پیٹا مگر استقامت ہوئی کارگر
دار ارقم پہ پہنچے عمر کلمہ برجستہ پڑھتے ہوئے

آپ کو فضلِ حق سے ملے لوگ وہ پاک طینت جو تھے
طے کئے کس قدر مرحلے ظلم مکہ میں سہتے ہوئے

تھی وہاں خفت و برہمی تھے نبی کے بجائے علی
رات آنکھوں میں سب کی کٹی کیوں نہ دیکھا نکلتے ہوئے

رب جو چاہے ہدایت ملے یہ نبی ہے مطلق پرے
تھی تو چاہت چچا جان سے کفر پر دیکھا مرتے ہوئے

بے بسی کا زمانہ گیا فتحِ انورؐ جو مکہ ہوا
دشمنوں کو دیا آسرا، کبر کا سر کچلتے ہوئے
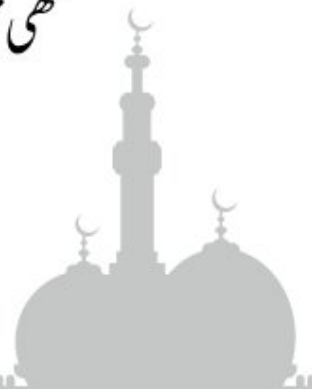
رسولؐ رسولؐ رسولؐ رسولؐ

وہ آئے تو راہِ ہدایت ملی
جلی ہر طرف شمع توحید کی
جہانِ صنم میں مچی کھلبلی
عجب شان سے آئے پیارے نبی
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبی
نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبی

کہاں آنکھ نے دیکھا ایسا حسین
ہو سیرت بھی جس کی کتاب مبین
کریں وصف دشمن بھی حق الیقین
کہ بے شک محمد ہیں صادق امین
امینؐ امینؐ امینؐ امین
امینؐ امینؐ امینؐ امین

رسولوں کے سردار وہ خوش نصیب
وہ امراضِ روحانیت کے طبیب
خلائق میں بہتر خدا کے قریب
خدا خود کہے جن کو اپنا حبیب
حبیبؐ حبیبؐ حبیبؐ حبیب
حبیبؐ حبیبؐ حبیبؐ حبیب

وہ انساں کے غمخوار روشن ضمیر
نہیں جن کا ہمسر نہ کوئی نظیر
کہا جن کو حق نے سراجؐ منیر
سراجؐ منیرؐ بشیرؐ نذیر
نذیرؐ نذیرؐ نذیرؐ نذیر

جو ہیں سنتیں ان کی ان کے اصول
کر انورؔ انھیں جان و دل سے قبول
نہ چہرے پہ ہوگی ترے غم کی دھول
کہ ہیں شافعِ روزِ محشر رسول
رسولؐ رسولؐ رسولؐ رسول
رسولؐ رسولؐ رسولؐ رسول

ملے گی اسے ہی رفاقت نبی کی

جو دل سے کریں سمع وطاعت نبی کی
وہ پائیں گے بے شک شفاعت نبی کی

یہ جاری ہوئی جو قیادت نبی کی
رہے گی یوں ہی تا قیامت نبی کی

قیادت نبی کی سیادت نبی کی
نبی کی نبوت رسالت نبی کی

محبت سے بڑھ کر ہے طاعت نبی کی
چچا نے بھی کی تھی حمایت نبی کی

جو گھر میں کچھ آیا تو فوراً لٹایا
ہو مشہور کیوں نہ سخاوت نبی کی

جو دشمن ہیں ان کے بھی نزدیک حق ہے
صداقت، شرافت، شجاعت نبی کی

نہیں دوست دشمن میں تفریق کوئی
سبھی ہے سبھی ہے عدالت نبی کی

جو رب کی نبی کی اطاعت ہو کامل
ملے گی اسے ہی رفاقت نبی کی

میں جھوم اٹھا انورؔ مری سمت اٹھی
جو محشر میں چشمِ عنایت نبی کی

کفر کا دل دہلنے لگا

آمد مصطفیٰ کیا ہوئی زور باطل کا گھٹنے لگا
زلف گیتی سنورنے لگی ابر رحمت برسنے لگا

لو، جو شمعِ حرا کی بڑھی کپکپانے لگی تیرگی
عام ہر سو ہوئی روشنی حق چمکنے نکھرنے لگا

زمزمہ درس توحید کا عام ہر سو عرب میں ہوا
ہوگیا جو بھی حق آشنا درس توحید دینے لگا

بولہب، بوجہل مرمٹے اہلِ حق بھی تھے حق پر ڈٹے
بدر کے دن جو ستّر کٹے کفر کا دل دہلنے لگا

تھا جو پہلا عبادت کدہ تین سو ساٹھ بت سے بھرا
فتح کے دن وہ خالی ہوا رنگ وحدت کا چڑھنے لگا

آسمانی ہدایت ملی کم ہوئی وحشت و گمرہی
خوں کے پیاسے قبائل میں بھی دور الفت کا چلنے لگا

قلبِ مومن میں جلوہ نما ہر نفس عظمت مصطفیٰ
نام سنتے ہی صلِّ علیٰ لب پہ انورؔ مچلنے لگا

اخلاق محمد کا دنیا سے نرالا ہے

دنیا میں محمد کے آنے سے اجالا ہے
اسلام منور ہے منہ کفر کا کالا ہے

دشمن بھی اماں پائے دربارِ رسالت سے
اخلاق محمد کا دنیا سے نرالا ہے

تا عمر رہے راہی وہ راہِ صداقت کے
آغوشِ نبوت نے اصحاب کو پالا ہے

تھے دست و گریباں جو، ان وحشی قبیلوں کو
اخلاقِ محمد نے اخلاق میں ڈھالا ہے

تلوار سے پھیلا ہے اسلام زمانے میں
اسلام پہ غیروں نے الزام یہ ڈالا ہے

فیضانِ رسالت نے ان فرش نشینوں کو
طغیان و ضلالت کی پستی سے نکالا ہے

اس محسنِ کامل کا انورؔ ہے بڑا احساں
کردار مسلماں کا مثلِ گلِ لالہ ہے

پی لیا جامِ خمستان رسولِ عربی

کیوں نہ ہم دل سے ہوں قربان رسولِ عربی
جب خدا خود ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

حق کے مہمان بنے آپ ہی معراج کی رات
قابلِ رشک ہے یہ شان رسولِ عربی

خوش کیا آپ نے بے گانے یگانے سب کو
کس قدر عام ہے احسان رسولِ عربی

جاں چلی جائے مگر آنچ نہ آئے ان پر
ایسے شیدا ہیں محبانِ رسولِ عربی

ناز ہے شافعِ محشر کی شفاعت پہ ہمیں
فخر کرتے ہیں فدایانِ رسولِ عربی

امت شاہِ دو عالم ہوں مچل جاؤں گا
تھام کر حشر میں دامانِ رسولِ عربی

اب کسی جام کی حسرت نہیں مجھ کو انورؔ
پی لیا جامِ خمستانِ رسولِ عربی

سلام، السلام، السلام، السلام

محمد رسول السلام، السلام
مکرم امام کرام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

ادھر گھر حرم اور ادھر گھر حرم
کرم در کرم، رحم عام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

سرود دل و روح اس کا ورود
دل و روح محوِ سلام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

گہر اور لولو، کلامِ رسول
اصول صراط دوام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

وہ سدرہ ملائک کا سدِّ حرم
محمد، احمد، ہمکلام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

رسولِ مکرم کا مولد حرم
سحر گاہِ دارالسلام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

محمد امام رسل اور ہم
امام امم لا کلام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

ہر اک گام وردِ مسلسل درود
سدا طائرِ دل کا کام، السلام
سلام، السلام، السلام، السلام

رب صل وسلم علی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صبح دم بزمِ ہستی میں رکھا قدم
تھا ہی مدت سے مشتاق بیت الحرم
ہوگئے منہ کے بل اوندھے سارے صنم
چاک ہونے لگی ظلمتوں کی ردا
رب صل و سلم علی مصطفےٰ

جاہلیت کا تھا دور دورہ وہاں
ڈھونڈنے سے نہ ملتی تھی جائے اماں
تھے درِ غیر پر لوگ سجدہ کناں
ان میں توحید کا اس سے ڈنکا بجا
رب صل و سلم علی مصطفےٰ

اک فرشتہ نے جب اِقرأ اِقرأ کہا
دفعتاً اس کو علم لدنی ملا
آج بھی اس پہ شاہد ہے غارِ حرا
ایک، اُمّی جہاں کا معلم بنا
رب صل و سلم علی مصطفےٰ

وہ مرقع تھا فضل و کمالات کا
اس سا پیدا نہ ہوگا نہ اب تک ہوا
بعد تیرے اسی کا ہے رتبہ بڑا
شان میں اس کی میں کیا کہوں اے خدا
رب صل و سلم علی مصطفےٰ

اس کے آنے کا مقصد تھا بس اس قدر
دین اسلام غالب ہو ادیان پر
آگیا شب پہ غالب جو نورِ سحر
مطمئن ہو کے دنیا سے وہ چل بسا
رب صل و سلم علی مصطفےٰ

جو بھی راہِ ہدایت سے ہیں بہرہ ور
یوں لبوں پر ہے ممنونیت کا اثر
رب صلِ و سلم ہے شام و سحر
تو بھی انورؔ کہا کر یہ صبح و مسا
رب صل و سلم علی مصطفےٰ

ان کے جیسا رہبر دنیا و دیں کوئی نہیں

جز محمد رحمۃ للعالمیں کوئی نہیں
ہمسر و ثانی بھی جن کا بالیقیں کوئی نہیں

دھوم تھی مکے کے اندر معترف دشمن بھی تھے
مصطفےٰ جیسا یہاں صادق امیں کوئی نہیں

ہوں گے سب روشن قیامت تک اسی کے فیض سے
آسماں سے آگے کی شمعِ یقیں کوئی نہیں

شاہراہِ مصطفےٰ پر بے خطر چلتے رہیں
اس سے بہتر ہادی دینِ مبیں کوئی نہیں

مسجد اقصیٰ میں تو پیغمبروں کی تھی قطار
ہیں محمد بس، امام المرسلیں کوئی نہیں

ہے خدا کے بعد بے شک رتبہ ٔ خیر الوریٰ
ڈھونڈ کر دونوں جہاں دیکھا کہیں کوئی نہیں

عالم محشر میں بے شک ہے، محمد کی تلاش
انبیاء تو ہیں شفیع المذنبیں کوئی نہیں

تھام مضبوطی سے انورؔ اسوۂ خیر البشر
ان کے جیسا رہبر دنیا و دیں میں کوئی نہیں

بعد ربِّ کبریا عظمت رسول اللہ کی

ہوگی جس کے دل میں بھی الفت رسول اللہ کی
سامنے رکھے گا وہ سنت رسول اللہ کی

کتنے دشمن خون کے پیاسے، دوست آخر بن گئے
آپ پڑھیئے دیکھئے سیرت رسول اللہ کی

راہِ دعوت میں وہی ہوگا یقیناً سرخرو
جس نے بھی اپنا لیا حکمت رسول اللہ کی

کبریائی اور عظمت ربِّ کعبہ پہ ہے ختم
بعد ربِّ کبریا، عظمت رسول اللہ کی

کل تلک بدو تھے دنیا کے معلم بن گئے
فضلِ حق سے جب ملی صحبت رسول اللہ کی

کارِ بدعت، حوضِ کوثر سے اسے لوٹائے گی
ہوگی ظاہر میں تو وہ امت رسول اللہ کی

چل رہی تھی آگے آگے، بڑھ کے لاغر اونٹنی
جب حلیمہ کو ملی برکت رسول اللہ کی

بعد ادوارِ ثلاثہ سحر شخصیت چلی
اف! بٹ فرقوں میں پھر امت رسول اللہ کی

بانٹتے رہتے ہیں انورؔ ہم جو گھر گھر روز و شب
یہ ہے علم و معرفت دولت رسول اللہ کی

ذکر ہم اس کے کس کس ادا کی کریں

آیئے بات کچھ مصطفیٰ کی کریں
راہبر کی کریں، رہنما کی کریں

اتقیاء اولیاء اذکیا سے پرے
شان جس کی ہے اس پیشوا کی کریں

خاتم المرسلیں فخرِ انسانیت
ذکر کچھ سرور انبیاء کی کریں

جس کے احساں سے انسانیت ہے دبی
ایسے محسن کے حسن ادا کی کریں

چھیڑ دیں اس کے لطف وکرم کا بیاں
یا کوئی بات جود و سخا کی کریں

مسکراہٹ، تبسم سے آگے بڑھیں
گفتگو اس کے نطق و نوا کی کریں

ہے ہدایت کی پیاسی یہ انسانیت
بات کچھ اسوۂ مصطفیٰ کی کریں

دیکھا جب دشمنِ جاں نے سر جھک گیا
ذکر ہم اس کے کس کس ادا کی کریں

رِبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُصْطَفٰے
مشق انورؔ سا صَلِّ عَلٰی کی کریں

آجاؤ سفینے میں

ہے حبِّ نبی بے شک پنہاں مرے سینے میں
یہ جسم یہاں پر ہے دل تو ہے مدینے میں

جب ظاہر و باطن میں اسوہ ہو محمد کا
ہوتی ہے نظر رب کی ، لطف آتا ہے جینے میں

جس سمت گزر جائیں وہ راہگزر مہکے
خوشبو تھی رکھی رب نے کیا ان کے پسینے میں

مسلم تو نہیں ہوتا، گستاخ محمد کا
الحاد و بے دینی ہوتی ہے کمینے میں

بدعت کے جھمیلوں میں ایمان ادھڑتا ہے
رکھتا ہے تو سنت کو ، گو لاکھ قرینے سے

یہ بدعتی محروم و معتوب وہاں ہوں گے
اک بھیڑ لگی ہوگی کوثر جہاں پینے میں

قرآن و حدیث انورؔ چھوڑا ہے پیمبر نے
جو سرخرو ہونا ہے آجاؤ سفینے میں

مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

رب کا فضل و عطا مصطفےٰ مصطفےٰ
دینِ حق کی ضیا مصطفےٰ مصطفےٰ
دردِ دل کی دوا مصطفےٰ مصطفےٰ
شمعِ بزمِ ھدیٰ مصطفےٰ مصطفےٰ
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

ھادی و مقتدی رہبر و رہنما
حق نگر حق رسا حق بیاں حق نما
رحمت کل جہاں جس کو رب نے کہا
سید الانبیاء مصطفےٰ مصطفےٰ
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

خوب رو، خوش ادا، سید المرسلیں
جس کو دشمن بھی کہتے تھے صادق امیں
دفعتاً ہوگئی اور روشن جبیں
حسنِ نورِ حرا مصطفےٰ مصطفےٰ
مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

ختم دورِ نبوت جہاں کے لئے
آخری ہے شریعت جہاں کے لئے
ہے یہی بس ہدایت جہاں کے لئے
اسوہ و آئینہ مصطفیٰ مصطفیٰ
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

ذکرِ محبوب انورؔ کسی نے کیا
نام ان کا لیا، یا سنا، یا پڑھا
خود بخود لب پہ مومن کے آ ہی گیا
ربِّ صَلِّ علیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

احمد، احمد، احمد، احمد

بحرِ نبوت سے پھر اٹھی
موجِ دعائے ابراہیمی
چمکی نسلِ اسماعیلی
خوش خبری عیسیٰ نے دی تھی

بعد مرے آئے گا احمد
احمد احمد احمد احمد
احمد احمد احمد احمد

کیا عمدہ اخلاق وہ پائے
رحمت عالم بن کر آئے
مکہ میں تکلیف اٹھائے
طائف میں پتھر بھی کھائے

اونچا اپنا اور کئے قد
احمد احمد احمد احمد
احمد احمد احمد احمد

ہاتھوں میں تلواریں تھامے
سارے قبیلے گھر گھیرے تھے
قتلِ نبی کے تھے منصوبے
پھر بھی آپ ہجرت کو نکلے

حیراں اہلِ مکہ بے حد
احمد احمد احمد احمد
احمد احمد احمد احمد

آفاقی پیغام سنایا
ایک ہے سب کا آقا مولا
سارے انساں ہیں اک کنبہ
سب کے ماں باپ آدم حوا

عربی عجمی ابیض اسود
احمد احمد احمد احمد
احمد احمد احمد احمد

مژدہ یہ 'النصر' میں آیا
دین نے آخر غلبہ پایا
مانوس اپنا اور پرایا
کر توبہ، کر شکر بھی رب کا

تھا یہ تری بعثت کا مقصد
احمد احمد احمد احمد
احمد احمد احمد احمد

لے کر آئے پیارے حضرت
ایسی عالمگیر شریعت
ختم ہوئے سب دین و طریقت
چھوڑ گئے قرآن و سنت

دیں ہے یہی انورؔ صد فی صد
احمد احمد احمد احمد
احمد احمد احمد احمد

محمد، محمد، محمد، محمد

امام رسل فخر کون و مکاں ہیں
رسول و نبی ہادی انس و جاں ہیں
زبان و عمل وحی کے ترجماں ہیں
وہ خود بھی تو گلبار ہیں گلفشاں ہیں

بڑا پیارا ہے نام ان کا محمد
محمد محمد محمد محمد
محمد محمد محمد محمد

ہوں لولو و مرجان یا لعل و گوہر
ہیں قیمت میں سب ایک سے ایک بڑھ کر
مگر میں بتاؤں اک انمول جوہر
نہیں جس کا ثانی نہیں جس کا ہمسر

وہ یاقوت ہو یا عقیق و زمرد
محمد محمد محمد محمد
محمد محمد محمد محمد

شعیب، یوسف و نوح، یعقوب و موسیٰ
براہیم و اسحاق، ادریس و یحییٰ
سلیمان و داؤدؑ، ہارون و یسع
مکرم سبھی ہیں از آدم تا عیسیٰ

مگر میرے دل کو تو بھاتا ہے بے حد
محمد محمد محمد محمد
محمد محمد محمد محمد

کوئی نینوا شام و مدین میں آیا
سدوم و مدائن و بابل سنوارا
کسی نے فلسطین و لبنان پایا
کوئی القدس مصر و کنعاں پہ چھایا
مگر جس کی خاطر نہیں ملک و سرحد
محمد محمد محمد محمد
محمد محمد محمد محمد

پسندیدہ اسلام ادیان میں ہے
یہی باری تعالیٰ کے فرمان میں ہے
احادیث میں اور قرآن میں ہے
کہ انورؔ یہ مومن کے ایمان میں ہے
طریقہ ہے اس کا مسلم مؤکد
محمد محمد محمد محمد
محمد محمد محمد محمد

پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شمع ہدایت بن کر آئے جب تھی جہالت چھائی
اس دم انساں بھول چکا تھا حکمت اور دانائی
رب کے گھر سے حکمت لائے پیارے پیارے محمد
ساری دنیا کے کام آئے پیارے پیارے محمد

انسانوں کے خون کا پیاسا خود ہی تھا انسان بنا
کہنے کو انسان تھا لیکن اصل میں تھا حیوان بنا
وحشی کو انسان بنائے پیارے پیارے محمد
ساری دنیا کے کام آئے پیارے پیارے محمد

ان کی صورت ان کی سیرت جیسے کھلی کتاب
سورج جیسا چمک رہے ہیں عمر کے سب ابواب
مکی مدنی جو کہلائے پیارے پیارے محمد
ساری دنیا کے کام آئے پیارے پیارے محمد

جس نے ستایا مارا پیٹا جس نے کی گستاخی
رحمت عالم نے بخشی ہر اک کو سراسر معافی
دشمن کے بھی دل میں آئے پیارے پیارے محمد
ساری دنیا کے کام آئے پیارے پیارے محمد

جو بھی حق سے برگشتہ ہے اس کی یہ نادانی ہے
جاء الحق و زھق الباطل ارشادِ ربانی ہے
حق کو دنیا میں پھیلائے پیارے پیارے محمد
ساری دنیا کے کام آئے پیارے پیارے محمد

دنیا میں سکھ چین اجالا نیکی کا جو چرچا ہے
گہرائی سے دیکھو انورؔ ان کا کن سے رشتہ ہے
عملاً کر کے سب دکھلائے پیارے پیارے محمد
ساری دنیا کے کام آئے پیارے پیارے محمد

ذکر میلاد النبی مندوب ہے

آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

کفر وظلمت نے جمائے تھے قدم بن گیا تھا بتکدہ بیت الحرم
مصطفیٰ آئے، ہوئے اوندھے صنم کفر حق کے سامنے مصلوب ہے

آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

ہے محبت تجھ کو گر اللہ سے خود کو کر تابع رسول اللہ کے
تاکہ رب تیرے گناہوں کو دھلے ایسا ہی بندہ اسے محبوب ہے

آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

آپ ترسٹھ سال دنیا میں رہے تین بہتر دور کو بھی دیکھئے
اور ائمہ سے بھی جاکر پوچھئے کیا کسی کو جشن یہ مرغوب ہے

آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

غیر اسلامی ہے یہ جشن و جلوس آتش و اسراف ہے مثل مجوس
بادشاہوں نے دیا امت پہ ٹھوس کیوں مسلمانوں کو یہ محبوب ہے
آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

باب سیرت ذکر میلاد النبی کار بدعت عید میلادالنبی
شوق سے کرتا ہے لیکن بدعتی وہ نگاہ شرم میں معتوب ہے
آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

مان انورؔ بات تو مومن ہے جب حرزِ جاں رکھ اسوۂ محبوب رب
ذکر سالانہ نہیں کر روز و شب گر تجھے رب کی رضا مطلوب ہے
آپ کا آنا جہاں میں خوب ہے
ذکر میلاد النبی مندوب ہے

نبی نبی نبی نبی

تھا قتل و خون و رہزنی　　عناد و ظلم و سرکشی
ہر ایک سو تھی تیرگی　　بھٹک رہا تھا آدمی
تھی زندگی بجھی بجھی　　تو ایک شمع جل اٹھی
مبارک آگئے نبی　　نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی　　نبی نبی نبی نبی

تھا ایک خانۂ خدا　　مگر وہ بھی تھا بتکدہ
خلیل بت شکن جو تھا　　تھا اس کا بھی مجسمہ
بتوں سے دل اچاٹ تھا　　سماج میں نہ دل لگا
سوئے حرا چلے نبی　　نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی　　نبی نبی نبی نبی

عبادتِ حرا بڑھی تو دولتِ سکوں ملی
عمل میں آئی پختگی خدا نے بھیجا ایلچی
کہا پڑھو پڑھو نبی یہ ابتدا تھی وحی کی
یوں منتخب ہوئے نبی نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

لئے ہوئے عنایتیں لطافتیں نزاکتیں
سکون بخش راحتیں علق کی پانچ آیتیں
مگر تھیں غیر حالتیں تو لیٹے لے کے چادریں
تھے خوف میں گھرے نبی نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

خدا نے حکم قم دیا کہ اٹھ جہان کو ڈرا
زباں پہ رب کی ہو ثنا ہو کپڑا پاک بھی ترا
بتوں سے رکھ نہ واسطہ تو راستہ لے صبر کا
مبلغ یوں بنے نبی نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

خدا کا نام کیا لیا عرب میں آیا زلزلہ
جو ساتھ آپ کے ہوا بنا نشانہ ظلم کا
قدم قدم پہ جا بجا مخالفت کا سامنا
مگر ڈٹے رہے نبی نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

چلے خدا کے حکم پر نبی بھی مکہ چھوڑ کر
بنا مدینہ مستقر بہار آئی دین پر
پھر اس کا یہ ہوا اثر کہ آئے مکہ لوٹ کر
تو سرخرو ہوئے نبی نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

خدا کا خاص فضل تھا کہ دین غالب آگیا
صدائے شاہِ انبیاء سے یہ جہان گونج اٹھا
تو انورؔ آیا فیصلہ خدا نے خود بلا لیا
سکوں سے چل بسے نبی نبی نبی نبی نبی
نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی نبی

مدینے کا سماں

کیا خوب درخشاں یہ مدینے کا سماں ہے
مسرور بہت اپنا دل و جسم ہے جاں ہے

اس خاک کے ذروں پہ نگینے کا گماں ہے
ہر راہگزر مثل رہِ کاہکشاں ہے

ہوتی ہے شب و روز یہاں نور کی بارش
سکھ چین میسر ہے یہاں امن و اماں ہے

ہیں کوچہ و بازار میں گلہائے مسرت
کیا بوئے دلآویز کی اک موجِ رواں ہے

آتے ہیں نظر شاہ و گدا ایک ہی صف میں
اک مرکز وحدت پہ ہر اک سجدہ کناں ہے

مدفون تہہ خاک ہیں اصحابِ محمد
کردار مگر ان کا زمانے پہ عیاں ہے

جو لوگ ہیں رخ سب کے مساجد کی طرف ہیں
یہ دیدنی منظر بھی عجب وقت اذاں ہے

یہ مسجد نبوی ہے یہ روضہ ہے نبی کا
دونوں کے فضائل میں جداگانہ بیاں ہے

ہے کوثر و تسنیم میں ڈوبا ہوا لہجہ
انورؔ وہ مرے پیارے محمد کی زباں ہے

اسوۂ خیرالبشر پیغام دیں روشن کریں

اسوۂ خیر البشر پیغام دیں روشن کریں
دے خدا توفیق ہم شمعِ یقیں روشن کریں

قتل و غارت بے حیائی اور تشدد ختم ہو
سارے عالم میں جو یہ فکر حسیں روشن کریں

آج بھی سرچشمۂ رشد و ہدایت ہے وہی
آسمانی نور سے ہم یہ زمیں روشن کریں

عمر بھر تھامے رہیں ہم لوگ قرآن وحدیث
کاش یوں پیغام ختم المرسلیں روشن کریں

بوجہل ہو بولہب ہو یا منافق کا گروہ
جلوۂ ایمان سے ان کی جبیں روشن کریں

بن گئے دشمن بھی انورؔ دوست، وہ اخلاق تھا
آیئے ہم بھی وہ خلق دلنشیں روشن کریں

سلام اس پر لقب ہے رحمۃ للعالمیں جس کا

سلام اس ذات پر جس کا عمل تفسیرِ قرآں ہے
سلام اس پر کہ جو افضل بھی ہے فخر رسولاں ہے

سلام اس پر لقب ہے رحمۃ للعالمیں جس کا
سلام اس پر کہ مخلوقات میں ہمسر نہیں جس کا

سلام اس پر جو نکلا فاضل غارِ حرا بن کر
سلام اس پر جو چمکا دین و دنیا کی ضیا بن کر

سلام اس پر جسے لاحق تھا ہر دم دردِ امت کا
سلام اس پر جسے پیارا تھا ہر ہر فرد امت کا

سلام اس پر غریبوں بے کسوں کا ہمنوا جو تھا
یتیموں، بے سہاروں، بے بسوں کا آسرا جو تھا

سلام اس پر کہ جس نے سرکشوں کو بھی اماں دے دی
زمانے کے لئے عفو و کرم کی داستاں دے دی

سلام اس پر کہ جس نے عبد کو معبود سے جوڑا
معاً سب جبر و استبداد کو طاغوت کو توڑا

سلام اس پر جو تھا انسانیت کا محسنِ اعظم
ہے لازم ہم پہ انورؔ ہم پڑھیں صل علی ہر دم

خاتم الانبیاء جس کی پہچان ہے

صاحب جاہ و منصب ہے ذی شان ہے
خاتم الانبیاء جس کی پہچان ہے

غیر ممکن کوئی حق ادا کر سکے
اس کا انسانیت پہ جو احسان ہے

اسوۂ مصطفےٰ پر عمل ہو اگر
آخرت کا سفر پھر تو آسان ہے

رعب سے اس کے خائف سلاطیں بھی ہیں
فقر و فاقہ میں ایسا وہ سلطان ہے

کر رہا ہے اگر سنتوں پر عمل
تجھ سے خوش تیرا رب تیرا رحمان ہے

ساتھ دشمن کے بھی رحم و عفو و کرم
اس ادا پہ ہر اک شخص حیران ہے

حبِّ شاہِ امم ہو اطاعت میں ضم
سچ ہے انورؔ یہ تکمیلِ ایمان ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

حاملِ قرآں ہادیٔ عالم　　صلی اللہ علیہ وسلم
انسانوں کے محسنِ اعظم　　صلی اللہ علیہ وسلم

چھٹ گئی آخر کفر کی ظلمت　　عام ہوئی تنویرِ ہدایت
اس کے لئے سرگرم تھے پیہم　　صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کو سچائی بخشی　　حکمت اور دانائی بخشی
شاہد عدل ہے دارِ ارقم　　صلی اللہ علیہ وسلم

صدق وصفا کے پیکر بن کر　　جود وسخا کے مظہر بن کر
آئے بن کر افضل واکرم　　صلی اللہ علیہ وسلم

غارِ حرا سے اک دن نکلے　　اہل عرب حیراں ششدر تھے
لہراتے تعلیم کا پرچم　　صلی اللہ علیہ وسلم

مظلوموں کی حالت بدلی　　دکھیاروں کی کایا پلٹی
مل گیا ان کے درد کا مرہم　　صلی اللہ علیہ وسلم

فضل وکرم ہے رب کا انوؔر　　ان کو بنایا بالا برتر
فخرِ رسولاں نازشِ آدم　　صلی اللہ علیہ وسلم

بے کسوں کا سہارا محمد بنے

رب کی آنکھوں کا تارا محمد بنے
پھر تو وجہِ نظارہ محمد بنے

ظلم سے جب سسکتی تھی انسانیت
بے کسوں کا سہارا محمد بنے

چاند دو ٹکڑے رب نے کیا دفعتاً
کیونکہ وجہِ اشارہ محمد بنے

گود میں تھے یتیم آمنہ کے مگر
سارے جگ کا دلارا محمد بنے

مضطرب تھا بہت قلبِ انسانیت
تو سکوں پیارا پیارا محمد بنے

حشر میں عاصیوں کو سہارا ملا
مستقل اک کنارا محمد بنے

ان سے انورؔ ملی دانش و آگہی
علم و فن کا منارہ محمد بنے

خوش آمدید کہہ رہے ہیں ہم تمام کو یہاں

خوش آمدید کہہ رہے ہیں ہم تمام کو یہاں
وہ گاؤں کے ہوں لوگ کہ کہیں آئے میہماں

جہاں تلک نظر اٹھے بہار ہی بہار ہے
مسرتوں کی دیکھئے ہر ایک سو قطار ہے
بڑا ہی دلفریب ہے یہ رنگ و نور کا سماں
خوش آمدید کہہ رہے ہیں ہم تمام کو یہاں
وہ گاؤں کے ہوں لوگ کہ کہیں آئے میہماں

شریکِ انجمن ہوئے ہیں سب بڑی ہی چاہ سے
ٹپک رہی ہے خود بخود خوشی ہر اک نگاہ سے
وہ مرد و زن ہوں یا بزرگ پیر ہوں کہ نوجواں
خوش آمدید کہہ رہے ہیں ہم تمام کو یہاں
وہ گاؤں کے ہوں لوگ کہ کہیں آئے میہماں

اس انجمن کی رونقیں بڑھیں جو آپ آ گئے
لئے ہوئے مسرتوں کے مست مست قافلے

خلوص و پیار کا چمن کھلا ہمارے درمیاں
خوش آمدید کہہ رہے ہیں ہم تمام کو یہاں
وہ گاؤں کے ہوں لوگ کہ کہیں آئے میہماں

اٹھائیں جن تمام نے یہاں تلک کی زحمتیں
ہمیں وہ بخش جائیں گے سدا بہار فرحتیں
ہیں شکریہ کے مستحق وہ خود ہوں کہ ہوں کلاں
خوش آمدید کہہ رہے ہیں ہم تمام کو یہاں
وہ گاؤں کے ہوں لوگ کہ کہیں آئے میہماں

بزمِ حکمت سجی ہے چلے آیئے

فرحت و دلکشی ہے چلے آیئے
بزمِ حکمت سجی ہے چلے آیئے

کہکشاں آسماں سے ہے آئی اتر
ہر طرف روشنی ہے چلے آیئے

جلسۂ دین اسلام ہے منعقد
فکر گر دین کی ہے چلے آیئے

دین کی کتنی باتوں سے ہیں نابلد
تربیت ہورہی ہے چلے آیئے

اپنے ایمان کا جائزہ لیجئے
کچھ نہ کچھ تو کمی ہے چلے آیئے

راہِ جنت کی ملتی ہے یاں معرفت
بننا گر جنتی ہے چلے آیئے

اپنی ایمانی غیرت کو خود جانچیئے
راکھ میں گر دبی ہے چلے آیئے

سنئے آکر خطاباتِ دانشوراں
یہ غذا روح کی ہے چلے آیئے

فکر گر ہے تمہیں اپنی اصلاح کی
یہ سعادت ملی ہے چلے آیئے

تلخ ہوتی ہے انورؔ نصیحت بہت
پند میں بہتری ہے چلے آیئے

خوشا! وہ لوگ مری انجمن میں آئے ہیں

خوشا! وہ لوگ مری انجمن میں آئے ہیں
کہ جن کو دیکھ کے ذرے بھی جگمگائے ہیں

زہے نصیب مقدر نے یاوری کی ہے
کہ غنچے غنچے گلستاں کے مسکرائے ہیں

سلامِ شوق سبھی حاضرینِ محفل کو
نگاہ و دل میں بیک وقت جو سمائے ہیں

کلی کلی نے چمن کے گلوں کا روپ لیا
ہزاروں رنگ فضاؤں میں جھلملائے ہیں

اڈ رہا ہے تبسم برس رہا ہے وقار
مری جبین پہ رقصاں خوشی کے سائے ہیں

خوش آمدید کہوں شکریہ میں لب کھولوں
دلوں میں لوگ عقیدت کے پھول لائے ہیں

تاثرات ہیں دل کے جناب انورؔ کے
یہ چند شعر جو ہم نے ابھی سنائے ہیں

مہمانوں کی آمد پر مسرور بہت ہیں ہم

مہمانوں کی آمد پر مسرور بہت ہیں ہم
صہبائے طرب پی کر مخمور بہت ہیں ہم

مہمانوں کی راہوں میں آنکھوں کو بچھاتے ہیں
پھر حسنِ عقیدت سے ہم دل میں بٹھاتے ہیں
اخلاص کی دولت سے معمور بہت ہیں ہم
مہمانوں کی آمد پر مسرور بہت ہیں ہم
صہبائے طرب پی کر مخمور بہت ہیں ہم

دل کا ہے عجب عالم بلبل سا چہکتا ہے
پروانہ کبھی بن کر خود شمع پہ گرتا ہے
اس دل کے ہاتھوں سے مجبور بہت ہیں ہم
مہمانوں کی آمد پر مسرور بہت ہیں ہم
صہبائے طرب پی کر مخمور بہت ہیں ہم

اخلاص و محبت کی خوشبو سے معطر ہے
ہر چہرہ ترو تازہ مانندِ گلِ تر ہے
گلشن کی فضاؤں میں مشہور بہت ہیں ہم
مہمانوں کی آمد پر مسرور بہت ہیں ہم
صہبائے طرب پی کر مخمور بہت ہیں ہم

کھولی ہے زباں ہم نے اظہارِ تشکر میں
رنگ اور ابھر آیا کچھ حسنِ تناظر میں
منظر ہے عجب انورؔ پر نور بہت ہیں ہم
مہمانوں کی آمد پر مسرور بہت ہیں ہم
صہبائے طرب پی کر مخمور بہت ہیں ہم

بڑی روح پرور ہے چاہت کی خوشبو

بڑی روح پرور ہے چاہت کی خوشبو
لٹاتے ہیں ہم بھی ضیافت کی خوشبو

یہ ہے خوش نصیبی جو مہمان آئے
یہاں گلشن دل میں گل کھلکھلائے

ہے دوشِ صبا پر محبت کی خوشبو
بڑی روح پرور ہے چاہت کی خوشبو
لٹاتے ہیں ہم بھی ضیافت کی خوشبو

بچھایا ہے آنکھوں کو راہوں میں ہم نے
بٹھایا ہے تم کو نگاہوں میں ہم نے
چھلکتی ہے آنکھوں سے فرحت کی خوشبو
بڑی روح پرور ہے چاہت کی خوشبو
لٹاتے ہیں ہم بھی ضیافت کی خوشبو

عقیدت بحسنِ نظر چومتی ہے
محبت کے دل سے کرن پھوٹتی ہے
ہے مسحور کن یہ عقیدت کی خوشبو
بڑی روح پرور ہے چاہت کی خوشبو
لٹاتے ہیں ہم بھی ضیافت کی خوشبو

یہ رقصِ مناظر یہ نغموں کی بارش
جمالِ تشکر کی انورؔ تراوش
گئی بیٹھ دل میں ملاحت کی خوشبو
بڑی روح پرور ہے چاہت کی خوشبو
لٹاتے ہیں ہم بھی ضیافت کی خوشبو
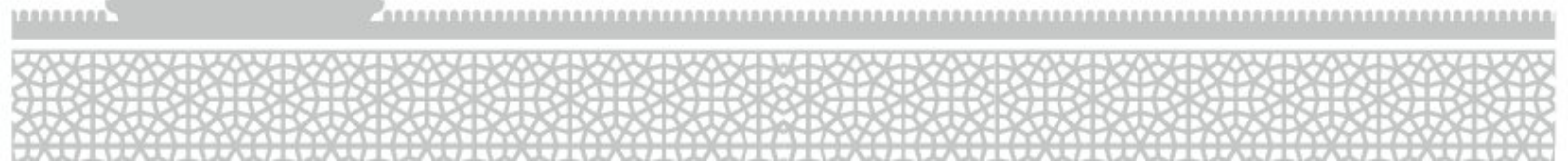
آخری انجمن

ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

کس قدر روح پرور ہے رنگِ چمن
مسکرانے لگا زندگی کا چلن

ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

سال سارا گیا مشق و اصلاح میں
پھر بھی آیا نہ ہم کو خطابت کا فن

ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

ہم طیورِ چمن چہچہاتے رہے
آج بھی تو بصد شوق ہیں نغمہ زن

ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

کاش! کی ہوتی محنت کماحقہ
غیر ممکن مہکتے نہ مثل ختن

ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

دوستوں کی خطائیں سبھی بخش دو
کیا خبر یہ ملن آخری ہو ملن
ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

ہم نشیں، ہم سبق، ہم نفس، ہم سفر
کتنے بچھڑیں گے ہم سے بہ رسم کہن
ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

انجمن ہوگی پھر بعد رمضان کے
ہوں گے چہرے نئے اور نیا بانکپن
ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

بات انورؔ کی مانو خدا کے لئے
اچھے اخلاق سیکھو بنو گل بدن
ساتھیو! آج ہے آخری انجمن
انجمن انجمن انجمن انجمن

الوداع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے

الوداع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے
ہوگئی مضمحل انجمن تم چلے

سال بھر ساتھ میں چہچہاتے تھے تم
کھیلتے کودتے مسکراتے تھے تم
تم سے تھی رونقِ انجمن تم چلے
الوداع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے

جارہے ہو تو جاؤ ہمیں غم نہیں
تم علوم و معارف کے تھے خوشہ چیں
سیکھ کر معتبر علم و فن تم چلے
الوداع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے

تم تھے سرگرم، تعمیلِ احکام میں
کھیلنے، لکھنے، پڑھنے میں ہر کام میں
لے کے استاد کا حسنِ ظن تم چلے
الودع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے

جامعہ کا ہے احسان تم پر بڑا
اس کے دامن میں جو کچھ تھا اس نے دیا
ہو کے آسودہ سوئے وطن تم چلے
الودع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے

سارے استاد کی دوستوں کی دعا
اور انورؔ کہے خوش رہو تم صدا
باغ سے مثلِ بوئے سمن تم چلے
الودع: چھوڑ صحنِ چمن تم چلے

الوداع اے عندلیبانِ چمن

الوداع اے عندلیبانِ چمن
تم تھے کل تک زمزمہ خوانِ چمن

رونق افزائے چمن تھے کل تلک　　انجمن در انجمن تھے کل تلک
نازشِ سرو سمن تھے کل تلک　　تم کو راس آیا تھا ریحانِ چمن
الوداع اے عندلیبانِ چمن
تم تھے کل تک زمزمہ خوانِ چمن

جب یہاں آئے تھے تم کیا تھا شعور　　پے بہ پے ملتا رہا جام طہور
ہے جبیں پر اب تو فکر و فن کا نور　　کس طرح بھولو گے احسانِ چمن
الوداع اے عندلیبانِ چمن
تم تھے کل تک زمزمہ خوانِ چمن

کی ہے استادوں نے محنت برمحل　　تب کہیں آئے ہیں بال و پر نکل
ہے کشادہ اب تو ہر راہِ عمل　　واہ رے اعجاز فیضانِ چمن

الوداع اے عندلیبانِ چمن
تم تھے کل تک زمزمہ خوانِ چمن

سیکھ لی ہے تم نے کس درجہ اڑان　　آئنہ بن کر کھڑا ہے امتحان
اور دینا ہے تمہیں اس پر بھی دھیان　　تم سے وابستہ ہے عنوانِ چمن

الوداع اے عندلیبانِ چمن
تم تھے کل تک زمزمہ خوانِ چمن

غنچہ وگل کی ردائیں ساتھ ہیں　　آرزوؤں کی قبائیں ساتھ ہیں
اور انورؔ کی دعائیں ساتھ ہیں　　تم بنو آنِ چمن شانِ چمن

الوداع اے عندلیبانِ چمن
تم تھے کل تک زمزمہ خوانِ چمن

یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے

یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

ہے یاد ہمیں وہ دن جب باغ میں آئے تھے
تھی بیچ میں غیریت کچھ ہم میں پرائے تھے
ایام مگر کاٹے ہو ہو کے مگن ہم نے
یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

ہم باغ کی رونق تھے ہم باغ کی زینت تھے
پاکیزہ اصولوں پر تصویر محبت تھے
ملحوظ رکھا ہر دم الفت کا چلن ہم نے
یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

پیغام محبت کا دنیا کو سکھائیں گے
حیوان صفت کو بھی انسان بنائیں گے
سیکھے ہیں یہاں رہ کر جو علم جو فن ہم نے
یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

گلشن سے بچھڑنے کا غم ہم کو ستاتا ہے
احباب کو آئینہ یہ لمحہ دکھاتا ہے
رنجش کی گھڑی میں بھی رکھا تھا ملن ہم نے
یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

استاد کا حق ہم سے ہرگز نہ ادا ہوگا
کرتے ہیں دعا دل سے اللہ جزا دے گا
ان سے ہی تو سیکھے ہیں آدابِ سخن ہم نے
یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

افسوس کہ سب ساتھی اب ہم سے جدا ہوں گے
یہ علم و ہنر انور کب ہم سے جدا ہوں گے
دامن میں سمیٹے ہیں جو سرو سمن ہم نے
یہ صحن چمن چھوڑا یارانِ چمن ہم نے
تن لے کے چلے لیکن چھوڑا تو ہے من ہم نے

صفائی

صفائی کی عادت بہت خوب ہے
صفائی خدا کو بھی مطلوب ہے

صفائی دلائے گی عزت تمہیں
ملے گی صفائی سے راحت تمہیں

صفائی ہے کیا جزوِ ایمان ہے
صفائی مسلمان کی شان ہے

بنو پیارے بچو! صفائی پسند
کہ یہ ڈالتی ہے دلوں پہ کمند

صفائی عبادت میں ہے لازمی
نہ کرنا کبھی اس میں مطلق کمی

رکھو زرق برق اپنا ہر دم لباس
بٹھائیں گے سب تم کو عزت سے پاس

کتاب اور کاپی کے اوراق پر
نہ ہو داغ دھبے کا ہرگز گزر

رہو جس جگہ صاف اس کو رکھو
صفائی سے ہرگز نہ غافل رہو

ہے انورؔ صفائی میں پاکیزگی
یہی بندگی ہے یہی زندگی

منّے میاں

سدا مسکراتے ہیں منّے میاں
بہت گل کھلاتے ہیں منّے میاں

جو اسکول آنے میں دیری ہوئی
بہانہ بناتے ہیں منّے میاں

پڑھائی سے جو تھوڑی فرصت ملی
تو بلّہ گھماتے ہیں منّے میاں

نہیں گھر پہ ہوتے جو ابو میاں
تو ماں کو ستاتے ہیں منّے میاں

ملی دوپہر میں جو فرصت ذرا
تو اودھم مچاتے ہیں منّے میاں

شرارت ہیں کرتے تو استاد کی
بہت مار کھاتے ہیں منّے میاں

مگر لائقِ ذکر انورؔ یہ ہے
کہ مسجد بھی جاتے ہیں منّے میاں

نیلی پیلی ہری سرمگیں تتلیاں

خوش نظر خوبصورت حسیں تتلیاں
خوب ہیں خوب ہیں گل نشیں تتلیاں

ہاتھ چپکے سے ہم نے بڑھایا مگر
کتنی چالاک ہیں اڑ گئیں تتلیاں

بے تکلف یہاں کھیلنے آیئے
کل بھی تم کو ملیں گی یہیں تتلیاں

راز پھولوں کے اب تک رہے راز ہی
تم بھی سوچو! ہیں کتنی امیں تتلیاں

روز جاری طواف گل و شاخ ہے
تم کو آئیں نظر کب نہیں تتلیاں

پھول تحفے میں تونے مجھے کیا دیا
میرے کمرے میں اڑنے لگیں تتلیاں

میرے گلشن کی زینت ہیں انورؔ یہی
نیلی، پیلی، ہری، سرمگیں تتلیاں

آؤ آؤ، اے پیارے بچو!

قدرت نے بخشا ہے بچپن اور حسیں کلکاری بھی
صحنِ چمن میں رنگ برنگے پھولوں کی یہ کیاری بھی
اس میں کھیلو، کودو جی بہلاؤ، اے پیارے بچو
بھولے بھالے بچو آؤ آؤ اے پیارے بچو

عمر بڑھی اور عقل بڑھی چالاکی تم میں در آئی
بلی سے ڈر جاتے تھے بے باکی تم میں در آئی
پھر تو گھر سے نکلو پڑھنے آؤ، اے پیارے بچو
بھولے بھالے بچو آؤ آؤ اے پیارے بچو

محنت سے تم پڑھ لکھ لوگے علم کی دولت پاؤ گے
جس کے بل بوتے پہ تم دنیا میں شہرت پاؤ گے
مفت میں اس سے عقبیٰ بھی کماؤ، اے پیارے بچو
بھولے بھالے بچو آؤ آؤ اے پیارے بچو

جہاں بھی جاؤ پڑھے لکھے کی ہر سو عزت ہوتی ہے
سب کو ہے اس پھول کی چاہت جس میں خوشبو ہوتی ہے

دوڑو، دوڑو، خوشبو میں نہاؤ، اے پیارے بچو
بھولے بھالے بچو آؤ آؤ اے پیارے بچو

تم دنیا میں جب چمکوگے چاند ستارے بن بن کر
چھٹ جائے گا گھور اندھیرا کفر بھی ہوگا خاکستر

اب تو نغمے وحدت کے بھی گاؤ، اے پیارے بچو
بھولے بھالے بچو آؤ آؤ اے پیارے بچو

انورؔ کی یہ باتیں بھی اکسیر تمہارے حق میں ہیں
کاش انھیں تم اپنالو تطہیر تمہارے حق میں ہیں

سچے دل سے، دل میں بھی بٹھاؤ، اے پیارے بچو
بھولے بھالے بچو آؤ آؤ اے پیارے بچو

استاد

اہلِ دانش جانتے ہیں مرتبہ استاد کا
کاش! ہم بھی جان لیں حق ہے بڑا استاد کا

دل میں جو عزت ہے ان کی اور ہے ان کا مقام
مانتا رہتا ہوں میں کہنا سدا استاد کا

مدعائے دل قلم کاغذ پہ کرتا ہے رقم
یہ کرشمہ انگلیوں میں آبسا استاد کا

میری خوابیدہ صلاحیت کو بیداری ملی
مجھ میں در آیا ہے عزم و حوصلہ استاد کا

دیکھ کر اس میں سنواروں گا میں اپنے خط و خال
سامنے رکھتا ہوں ہر دم آئنہ استاد کا

غلطیوں پہ ٹوکنا، شفقت سے سمجھانا کبھی
نقش بر دل اب بھی ہے لطف و عطاء استاد کا

ہے دعا انورؔ کی یا رب تو انھیں خوشحال رکھ
ہو دمِ رخصت بھی بہتر خاتمہ استاد کا

نماز

بندگی کا اک سلیقہ ہے نماز
رب سے ملنے کا وسیلہ ہے نماز

سب فرائض لے کے آئے جبرائیل
فضل رب کا ایک تحفہ ہے نماز

لازمی تعدیل ارکانِ صلوٰۃ
کتنا نازک آبگینہ ہے نماز

بارگاہِ رب میں وہ مقبول ہے
جو محمد کا نمونہ ہے نماز

ہو تصور، ہم اسے ہیں دیکھتے
انہماک ذوق و جذبہ ہے نماز

حشر گرداب بلا ہمت شکن
پار لگنے کا سفینہ ہے نماز

روز و شب شرف لقا ہے پانچ بار
ہاں بس انورؔ کا وظیفہ ہے نماز

قرآن

قابلِ احترام ہے قرآں
میرے رب کا کلام ہے قرآں

مٹ گئیں ساری کتب الہامی
منفرد اک پیام ہے قرآں

ہو نزول سکینہ پڑھنے پر
جذب روح الانام ہے قرآں

ایک کے بدلے دس کا ہے وعدہ
لب پہ بس صبح و شام ہے قرآں

جادۂ حق نبی کا اسوہ ہے
راہ امن و سلام ہے قرآں

اہلِ دنیا نے آزمایا ہے
ایک صالح نظام ہے قرآں

مشعلِ زیست بہر جن و بشر
دو جہاں کا امام ہے قرآں

ساری انسانیت اٹھائے فیض
واقعی فیض عام ہے قرآں

رب نے جیسا اتارا تھا انورؔ
ویسا ہی لا کلام ہے قرآں

احساس و فکر ، حجت و برہان علم ہے
تحقیق و جستجو ہو کہ ایقان علم ہے

سمجھا جو خود کو سمجھے گا رب جہان کو
کیونکہ خود اپنی ذات کا عرفان علم ہے

چوری نہ ہو سکے نہ ہی خطرہ زیاں کا ہے
حاصل ہے عز و شرف کا ذیشان علم ہے

پودے و پیڑ اور نباتات نوع بہ نوع
گل ہائے رنگا رنگ کی پہچان علم ہے

ملتا ہے رب کے گھر سے جو تقویٰ شعار کو
اک فیصلے کی چیز وہ فرقان علم ہے

حیلوں سے وسوسوں سے مکائد سے پاک وصاف
ماخذ ہے دیں کا سنت و قرآن علم ہے

انورؔ ہو کوئی علم میں اسکا ہوں قدردان
شعر و سخن یہ ذوق یہ وجدان علم ہے

اس شعری مجموعہ میں حمد ونعت کے علاوہ دوسری بہت سی نظمیں شامل ہیں، اس کی مندرجہ ذیل خصوصیات سے میں خود متاثر ہوا ہوں، امید کہ دوسرے قارئین بھی متاثر ہوں گے ان شاءاللہ۔

☆ حمدیہ ونعتیہ نظموں میں غیر اسلامی تصورات اور افراط وتفریط سے اجتناب کیا گیا ہے۔

☆ دوسری نظموں میں بھی آنور صاحب کا دینی درد وسوز اور داعیانہ جذبہ نمایاں ہے۔

☆ تمام نظموں میں سلاست، روانی، دلکشی، اور اثر انگیزی پائی جاتی ہے۔

☆ اس مجموعہ کی اکثر نظمیں سہل اور مانوس بحروں میں ہیں جو نغمگی کے لئے موزوں ہیں۔

☆ اس مجموعہ کی تمام نظموں کے الفاظ وتعبیرات بالکل صاف وشفاف اور واضح المعنی ہیں۔

ان تمام خصوصیات ومحاسن کے پیش نظر میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ شعری مجموعہ پاکیزہ اسلامی شاعری کا بہترین نمونہ ہے۔

[ابوالعاص وحیدی]

مرکز الدعوۃ الاسلامیہ والخیریہ

MARKAZUD DAWATUL ISLAMIYYAH WAL KHAYRIYYAH

Islami Compound, Savnas, Khed, Ratnagiri, Maharashtra - 415727.
Tel. : 02356-262555
Bait-us-Salaam Complex, Mahad Naka, Khed, Ratnagiri - Maharashtra - 415709.
Tel. : 02356-264455 ● E-mail : markazdawah.khed@gmail.com